REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/ GDP-3.

جلد ۳۰ — شمارہ ۲

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

شرح چندہ
سالانہ ۲۰ روپے
ششماہی ۱۰ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۴۰ روپے
فی پرچہ ۴۰ پیسے

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور
نائب:- جاوید اقبال اختر

THE WEEKLY BADR QADIAN. 143516

۸ جنوری ۱۹۸۱ء — ۸ صلح ۱۳۶۰ ہش — پنجم ربیع الاول ۱۴۰۱ھ

اخبار احمدیہ

قادیان ۵ صلح (جنوری) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں روزنامہ الفضل ربوہ مجریہ ۲۹ دسمبر کے ذریعہ موصول شدہ تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ :-

حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے - الحمد للہ -

احباب کرام توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور پرنور کو صحت و سلامتی سے رکھے اور آپ کو اپنی خاص الخاص تائیدات اور فضلوں سے نوازتا رہے - آمین -

قادیان ۵ صلح (جنوری) - مقامی طور پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ و امیر جماعت احمدیہ قادیان مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ و بچگان اور جملہ درویشان کرام بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں - الحمد للہ — محترم صاحبزادہ صاحب موصوف مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ مورخہ ۱/۸۱/۷ کو محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب امیر جماعت احمدیہ یادگیر کی بچی کی تقریب رخصتانہ میں شمولیت کی غرض سے حیدر آباد تشریف لے جا رہے ہیں - اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں حامی و ناصر ہو اور بخیر و عافیت مرکز میں واپس لائے - آمین ۔

پندرھویں صدی ہجری کے آغاز پر ربوہ میں ایک سو ایک بکرے صدقہ کئے گئے

پہلا بکرا سیدنا حضرت اقدس ایدہ اللہ نے اپنے دست مبارک سے صدی شروع ہونے کے فوراً بعد صدقہ کیا!

ربوہ - ۱۸ نبوت (نومبر) - پندرھویں صدی کے آغاز پر پہلے ہفتہ کے اندر جماعت احمدیہ اور ذیلی اداروں کی طرف سے ایک سو ایک بکروں کا صدقہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کیا گیا - تاکہ اللہ تبارک تعالیٰ اپنے فضل خاص سے اس صدی کو غلبۂ اسلام کی صدی بنائے اور برکتوں اور فضلوں کا نزول فرمائے - آمین -

اس سلسلہ میں سب سے پہلا بکرا خود سیدنا حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۹ نومبر ۱۹۸۰ء کی شام غروب آفتاب کے پندرہ منٹ بعد جبکہ پندرھویں صدی ہجری کا آغاز ہو رہا تھا - اپنے دست مبارک سے ذبح کر کے صدقہ کیا - اس کے علاوہ اس روز دو اور بکرے بھی صدقہ کئے گئے - اس کے بعد یہ سلسلہ ۷ محرم الحرام تک جاری رہا - اور ربوہ کے مختلف محلوں میں ایک سو ایک بکرے صدقہ کئے گئے - اس کام کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی تھی -

اس کمیٹی کے ذمہ ان بکروں کی خرید اور محلہ وار ان کی تقسیم کا کام تھا - ان بکروں کو ہر محلے میں پہنچا کر اور صدر محلہ سے رابطہ کر کے صدقہ کیا جاتا تھا اور ان کا گوشت لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کی زیر نگرانی ناداروں اور مستحقین میں تقسیم کیا جاتا تھا - ایک سو ایک بکروں کی تعداد کی تقسیم مندرجہ ذیل طریق پر کی گئی :-

صد سالہ جوبلی فنڈ کی طرف سے ۳۱ بکرے - صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے ۳۰ بکرے - تحریک جدید کی طرف سے ۱۰ بکرے - وقف جدید کی طرف سے ۵ بکرے -

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

رسالہ "وائس آف اسلام" کیلئے

انٹرنیشنل سٹینڈرڈ سیریل نمبر مقرر کر دیا گیا

مکرم عطاء المجیب صاحب راشد انچارج مبلغ جاپان مشن کے رسالہ "وائس آف اسلام" کے بارے میں لکھتے ہیں :-

جب اس رسالہ کا پہلا پرچہ یہاں کی قومی لائبریری کے نام بھجوایا گیا تو اس لائبریری نے — جن کے فرائض میں یہ بھی شامل ہے کہ وہ اس ملک سے جاری ہونے والے سب رسائل کا باقاعدہ اندراج اور ریکارڈ رکھے ، بذریعہ خط یہ اطلاع دی کہ انہوں نے ہمارے رسالہ وائس آف اسلام کے لئے انٹرنیشنل سٹینڈرڈ سیریل نمبر مقرر کر دیا ہے - اور وہ ہے

ISSN 0389 — 0368

انہوں نے لکھا ہے کہ یہ نمبر ساری دنیا میں صرف اس رسالہ کے لئے مخصوص ہے - اسے آئندہ ہر رسالہ کے اوپر شائع کیا جائے - کیونکہ ساری دنیا میں جو بھی لائبریری اسے محفوظ رکھنا چاہے گی وہ اس نمبر کے تحت اس کا اندراج کرے گی -

رسالہ کے اجراء کا ایک فائدہ یہ سامنے آیا ہے کہ بہت سے افراد نے فرداً فرداً رسالہ ملنے پر خطوط لکھے ہیں یا فون پر شکریہ ادا کیا ہے - اور آئندہ باقاعدہ رسالہ بھجوانے کی درخواست کی ہے - چنانچہ ان اطلاعات کی بنا پر ایک مستقل Mailing List بنائی جا رہی ہے -

وزارت خارجہ جاپان کے ایک افسر MR. NAKANO کا فون آیا کہ انہیں کتاب "احمدیت" کی ضرورت ہے اور انہیں مطلوبہ کتاب اور ایک رسالہ وائس آف اسلام کا پرچہ بھجوایا گیا جس کا انہوں نے شکریہ ادا کیا -

۱۱ ستمبر کو ایسٹ ویسٹ ڈسکشن گروپ میں شرکت کی - اجلاس کے دوران بعض امور کے بارہ میں اسلامی نقطۂ نظر پیش کیا - اجلاس کے بعد ۱۸ افراد کو رسالہ وائس آف اسلام دیا - نیز کھانے کے موقعہ پر چار جاپانی اور ایک امریکن دوست سے اسلام کے بارے میں ایک گھنٹے سے زائد بات چیت ہوئی ۔

دار الہجرت ربوہ میں

جماعت احمدیہ کا ۸۸واں جلسہ سالانہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا

قادیان ۴ صلح (جنوری) — پاکستان سے تشریف لانے والے بعض احمدی احباب کی زبانی یہ خوشکن اطلاع موصول ہوئی ہے کہ دار الہجرت ربوہ میں جماعت احمدیہ کا ۸۸ واں عظیم روحانی اجتماع خصوصی تائیدات سماوی کے جلو میں مورخہ ۲۶ فتح (دسمبر) کی صبح کو آغاز پذیر ہو کر بفضلہ تعالیٰ غایت درجہ کامیابی و کامرانی کے ساتھ مورخہ ۲۸ فتح (دسمبر) کی شام کو اختتام پذیر ہوا - الحمد للہ -

حسب سابق تینوں روز حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سامعین جلسہ کو اپنے ولولہ انگیز خطابات سے سرفراز فرمایا - امسال جلسہ سالانہ ربوہ کی حاضری بفضلہ تعالیٰ قریباً ۲½ لاکھ افراد پر مشتمل تھی - جو گذشتہ سال کی حاضری کے مقابلہ میں کم و بیش ایک لاکھ زیادہ ہے - تینوں روز اگرچہ موسم پر شدید سردی اور دھند کا اثر غالب رہا - تاہم خدا تعالیٰ کے خاص فضل سے انعقاد جلسہ کے سلسلہ میں کوئی دشواری پیش نہیں آئی - ثم الحمد للہ -

مزید تفصیلات موصول ہونے پر ہدیۂ قارئین کی جائیں گی -

ملک صلاح الدین ایم - اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا - پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان ۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۸ صلح ۱۳۶۰ ہش

دیانتدارانہ صحافتی تقاضوں سے انحراف

جداگانہ ذہنی صلاحیتوں کی بناء پر ایک انسان کا دُوسرے سے نظریاتی اختلاف رکھنا کچھ بعید نہیں۔ مگر باہمی اختلاف رائے کا ہرگز یہ مطلب بھی نہیں کہ انسان اپنے سطحی جذبات کے زیر اثر شرافت اور انسانیت کے تقاضوں کو کلیتاً خیر باد کہہ دے۔ اور اپنے مخالف کے کسی نمایاں وصف کو بھی بطور وصف تسلیم کرنے سے پہلو تہی کرے۔

ایک مکمل اجامع اور عالمگیر مذہب ہونے کے ناطے اسلام چونکہ اپنے اندر اخلاق و رُوحانیت کا ایک بہت وسیع اور ہمہ گیر ضابطۂ حیات رکھتا ہے۔ اس لئے وہ اپنے متبعین کو بھی ہر نوع کے تعصب اور تنگ نظری سے بالا دیکھنے کا متمنی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام اپنے اندر انسانی زندگی کے تمام شعبوں اور تقاضوں سے متعلق مکمل اور جامع ہدایات رکھنے کے باوجود فکر و نظر اور علم و حکمت کے وسیع میدان میں اپنے متبعین کو جولانی کرنے کی نہ صرف مکمل آزادی عطا کرتا ہے بلکہ انہیں یہ ترغیب بھی دیتا ہے کہ

کَلِمَةُ الْحِكْمَةِ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ فَحَيْثُ مَا وَجَدَهَا فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا (ترمذی)

سردارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا یہ بصیرت افروز ارشاد ہر مومن مسلمان کو اس امر کی تاکید کرتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو علم و حکمت اور فکر و نظر کے میدان میں محض لکیر کا فقیر ہی نہ بنائے بلکہ اگر اُسے اپنے مخالف کے پاس بھی حق و صداقت پر مبنی کوئی بات نظر آئے تو اُسے اپنا گم شدہ مال سمجھ کر فوری طور پر حاصل کرنے کی کوشش کرے۔

یہ تو رہی اسلام کے پیش کردہ سُنہری اُصول و ضوابط کی بات، عام صحافتی دائرے میں بھی اس اُصول کو بہت زیادہ وقعت اور اہمیت دی گئی ہے کہ کسی بھی حقیقت کو خواہ وہ کتنی ہی تلخ اور ناگوارِ خاطر کیوں نہ ہو ایک حقیقت کے طور پر نہ صرف تسلیم کیا جائے بلکہ جہاں تک ممکن ہو سکے کمال جرأت مندی کے ساتھ اس کا اظہار بھی کیا جائے۔

ان تمام بحث کی روشنی میں ایک مُسلمان صحافی پر عائد ہونے والے ایمانی جرأت اور صحافتی دیانت کے اہم ترین تقاضوں کا بخوبی اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ مگر افسوس کہ جب ہم اس جہت سے اپنوں اور بیگانوں کا موازنہ کرتے ہیں، تو ہماری تمام تر توقعات پر مایوسیوں کی اوس گر جاتی ہے۔

ہسپانیہ کی سرزمین جو (۷۱۱ء تا ۱۴۹۲ء) قریباً آٹھ سو سال تک اسلامی تہذیب و تمدن اور شان و شوکت کا گہوارہ رہی اور اسلامی دورِ حکومت میں اس خطۂ ارضی سے علم و فن اور اخلاق و رُوحانیت کے پھُوٹنے والے بے شمار سوتوں نے نہ صرف براعظم یورپ کو سیراب کیا بلکہ تمام کرۂ ارض کی دبیز و کہنہ تاریکیوں کو بھی نئی تابانیاں بخشیں۔ مگر —— سقوطِ غرناطہ کے بعد وہی سرزمین ایک مرتبہ پھر ہلالِ اسلامی کی نورانی ضیا باریوں سے بظاہر ہمیشہ ہمیش کے لئے محروم ہوگئی۔ تاریخ کے اس المناک دَور میں جو کم و بیش سات سو سال کے عرصہ پر محیط ہے، عیسائی حکمرانوں نے مسلمانانِ اندلس کو کیسے کیسے بہیمانہ مظالم کا تختۂ مشق بنایا اور کن کن فریب کارانہ طریقوں سے اُن پر عرصۂ حیات تنگ کیا تاریخ اندلس کے ان خونچکاں واقعات کو نگاہِ تصور میں لاتے ہی آج بھی کلیجہ منہ کو آتا ہے ——!!

وحشت و بربریت اور مذہبی تعصب و تنگ نظری کے اس دور میں کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ سرزمین ہسپانیہ کی قسمت ایک بار پھر پلٹا کھائے گی۔ اور اکنافِ عالم میں اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے بابرکت آغاز کے ساتھ اس خطۂ ارض میں بھی خدائے واحد و یگانہ کا گھر تعمیر کرنے کے سامان ہوں گے۔

اس تمام پس منظر میں ۹ راکتوبر ۱۹۸۰ء بروز جمعرات جماعت احمدیہ کے مقدس رُوحانی سربراہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے دستِ مبارک سے قرطبہ سے ۳۰ کلومیٹر دُور پیدرو آباد کے مقام پر قریباً ۱۷ لاکھ روپیہ کی لاگت سے تعمیر ہونے والی پہلی مسجد کا سنگِ بُنیاد نصب کیا جانا بلاشک چودھویں صدی ہجری کا ایک ایسا عظیم اور تاریخ ساز کارنامہ ہے جسے غلبۂ اسلام کی بابرکت آسمانی مہم میں ایک انتہائی اہم سنگِ میل قرار دیا جاسکتا ہے۔ خود ہسپانوی پریس نے بھی جماعت احمدیہ کے اس عظیم ملّی کارنامے کو غیر معمولی اہمیت کا حامل گردانتے ہوئے اسے عیسائیت کے لئے ایک چیلنج اور خطرہ کی گھنٹی قرار دیا ہے۔ چنانچہ اس ضمن میں سپین کے کثیر الاشاعت مؤقر روزنامہ "قرطبہ" کے ۸ راور ۱۰ راکتوبر ۱۹۸۰ء کے شماروں سے تین [illegible] ہم "بدر" مجریہ ۴ ردسمبر ۱۹۸۰ء کے صفحات میں نقل بھی کرچکے ہیں۔ اخبار مذکور نے نہ صرف یہ کہ اس مسجد سے متعلق تمام تفصیلات کو پوری صحت کے ساتھ درج کیا ہے۔ بلکہ اس کے فاضل مُدیر نے اپنے ایڈیٹوریل نوٹ میں اس حقیقت کا بھی کُھلے عام اعتراف کیا ہے کہ :-

" پیدرو آباد میں احمدیہ مشن نے ایک مسجد کا سنگِ بنیاد رکھ دیا ہے۔ یہ ایک خبر بلکہ ایک حقیقت ہے اور کیتھولک عقائد رکھنے والوں کے لئے ایک چیلنج بھی ...."

اب اسی تعلق سے ہمارے سپین کے ایک اور مُوقر و ممتاز ہفت روزہ "رہنما" مجریہ ۲۵ نومبر ۱۹۸۰ء کا ایک اور قابلِ قدر نوٹ موصول ہوا ہے جسے ہم "بدر" کی اسی اشاعت میں ہندوستان سے شائع ہونے والے تین مسلم اخبارات — روزنامہ "دعوت" دہلی، روزنامہ "آزاد" بنگلور اور ہفت روزہ "صدق جدید" لکھنؤ کے اقتباسات کے ساتھ ہدیۂ قارئین کر رہے ہیں۔ جہاں تک ہسپانوی اخبار ہفت روزہ "رہنما" میں شائع ہونے والی رپورٹ کا تعلق ہے ہمیں خوشی ہے کہ اس جریدے نے بھی تمام تر اختلافِ عقائد کو بالائے طاق رکھ کر اس حقیقت کا اعتراف پُوری اخلاقی جرأت اور دیانتداری کے ساتھ کیا ہے کہ :-

"—— حال ہی میں مسلم جماعت احمدیہ نے خدائے واحد کی عبادت بجالانے کے لئے ایک مسجد کی تعمیر شروع کر دی ہے —— اور یہ بات ایسی نہیں کہ اسے مذاق قرار دیا جائے۔ بلکہ نہایت سنجیدہ اور فکر انگیز ہے۔"

یہ تو رہے وہ اخبارات جو نہ صرف یہ کہ خود عیسائی نظریات کے حامی ہیں بلکہ ان کا جذباتی تعلق بھی سپین سے ہے۔ دُوسری طرف ہندوستان سے شائع ہونے والے ہمارے ان تینوں مسلم اخبارات کی ایمانی اور صحافتی دیانتداری ملاحظہ فرمائیے کہ جماعت احمدیہ سے عقائد و نظریات میں محض فروعی اختلاف رکھنے کی بناء پر ان میں سے کسی ایک کو بھی یہ اخلاقی جرأت نہیں ہو سکی کہ وہ اظہارِ حقیقت کی اِس تلخ گولی کو اپنے حلق سے نیچے اتار سکے کہ روئے زمین پر آباد نوّے کروڑ مسلمانوں میں سے اِس عظیم اور تمام عالم اسلام کے لئے باعثِ فخر کارنامہ کو انجام دینے کا سہرا صرف ڈیڑھ کروڑ افراد پر مشتمل اس غریب اور مٹھی بھر "جماعت احمدیہ" کے سر بندھا ہے جسے عمل و کردار سے یکسر تہی دامن تمام مسلمان دائرۂ اسلام سے خارج قرار دیتے ہیں۔ جبکہ روزنامہ "آزاد" بنگلور نے تو اپنے نام ہی کی طرح تمام تر صحافتی اور اخلاقی قدروں سے کلیتاً آزاد ہونے کا ثبوت فراہم کرتے ہوئے ایک واضح اور کھلی ہوئی حقیقت کو بھی توڑ موڑ کر اس رنگ میں پیش کیا ہے کہ :-

"اِس مسجد کے لئے کئی ایک اسلامی ممالک سے گراں قدر عطیات فراہم کئے گئے ہیں۔"

اگر تو اخبار مذکور نے اس خیانت اور صحافتی بد دیانتی کا ارتکاب دیدہ و دانستہ کیا ہے تو فی الواقع یہ امر انتہائی افسوسناک اور لائق نفرین ہے۔ لیکن اگر اس نے خبر کا یہ حصہ محض کسی غلط فہمی کی بناء پر شائع کیا ہے تو ہم اس کی اس غلط فہمی کا ازالہ کرنے کے لئے یہ وضاحت کر دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ بے شک گزشتہ سال کے دوران غرناطہ میں "جمعیۃ العودۃ الی الاسلام" کے نام سے سپینی مسلمانوں کی ایک تنظیم قائم کی گئی تھی۔ اور اس تنظیم نے اپنے وفود سپین میں مسجد اور دینی درس گاہ کے قیام کے لئے مالی امداد فراہم کرنے کی غرض سے امارات عربیہ متحدہ، سعودی عرب، کویت اور بہت سے دیگر اسلامی ممالک میں بھجوائے بھی تھے۔ مگر آج تک نہ تو یہ تنظیم اپنے مقاصد کو عملی جامہ پہنانے میں کامیاب ہو سکی ہے اور نہ ہی جماعت احمدیہ کے ذریعہ سپین میں سات سو سال کے بعد بمقام پیدرو آباد ۱۷ لاکھ روپیہ کی لاگت سے تعمیر ہونے والی اس پہلی مسجد کا اِس تنظیم کی مساعی اور اسلامی ممالک سے فراہم کردہ مالی امداد کے ساتھ کوئی تعلق ہے —— اور —— سچ پوچھئے تو اس تصویر کا یہی وہ عبرتناک پہلو ہے جو بانی صدق جدید مولانا عبدالماجد دریابادی کے الفاظ میں عمل و کردار سے یکسر تہی دامن تمام مسلمانوں کے دلوں میں رہ رہ کر یہ نشتر چبھوتا رہتا ہے کہ :-

"آخر یہ سوچنے کی بات ہے یا نہیں کہ جب بھی کوئی موقع اس قسم کی تبلیغی خدمت کا پیش آتا ہے، یہی "خارج از اسلام" جماعت شاہ نکل جاتی ہے اور ہم "سب دیندار" منہ دیکھتے رہ جاتے ہیں!"

(صدق جدید - ۱۹ رجون ۱۹۵۹ء ص۳)

فَاعْتَبِرُوْا یٰۤاُولِی الْاَبْصَارِ

خورشید احمد انور

دارالہجرت ربوہ میں

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے بعض انتہائی اہم اور بصیرت افروز خطابات کا ملخص

خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ احمدی طالب علم تحقیق کے میدان میں سب دُنیا سے آگے نکل جائیں

ربوہ ۱۰ نبوت (نومبر) سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احمدی طالب علموں کی تنظیم احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کی پہلی ایک روزہ کنونشن جو احاطہ مجلس انصار اللہ مرکزیہ میں منعقد ہوئی تھی سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ:-

ہو سکتا ہے کہ دُنیا کے کسی حصّہ میں آپ سے تعصب برتا جائے۔ لیکن یہ نہیں ہو سکتا کہ خدا تعالیٰ آپ سے تعصب کرے اگر زمین کا ایک حصّہ آپ کو رد کرے گا تو دوسرا حصّہ آپ کو ہاتھوں ہاتھ لے گا۔ اِس لئے بڑھیں، بڑھیں، آگے بڑھیں۔

حضور نے فرمایا کہ تحقیق کا میدان نہ ختم ہونے والا ہے۔ اور یہ سلسلہ نسل در نسل جاری رہتا ہے۔ لیکن اس کے لئے مناسب غذا کی بھی ضرورت ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اس سلسلہ میں سویا لیسی تھین SOYA — LACITHIN ایسی چیز ہے جو طالب علموں کے لئے خصوصاً بہت مفید ہے۔ اس چیز کا اتنا فائدہ ہے کہ اگر آپ کوئی اقتباس عام طور پر دس منٹ میں یاد کرتے ہیں تو سویا لیسی تھین کے استعمال سے یہ اقتباس چھ منٹ میں یاد ہو سکتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ یہ مہنگی چیز ہے۔ اور ہمارے ملک میں غربت بہت ہے اور دولت کی تقسیم (DISTRIBUTION OF WEALTH) کا نظام بھی ناقص ہے اس لئے یہ چیز عام استعمال میں نہیں آتی۔ حضور نے فرمایا کہ اسلام کہتا ہے کہ جس کا جو حق ہے وہ اُسے ملنا چاہیئے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سویابین کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ جس کا ذکر میں کر رہا ہوں وہ YELLOW MANCHURIAN VARIETY ہے۔ اس میں ۲۴ فیصد تیل ہوتا ہے۔ اس تیل میں لیسی تھین ہوتی ہے۔ حضور نے انگلستان کے ایک ذہین احمدی نوجوان ڈاکٹر کا ذکر فرمایا جو کہ وہاں اس پر تحقیق کر رہا ہے اور بتایا کہ اس نے لیسی تھین کا استعمال شروع کرنے کے بعد بتایا کہ اس سے پہلے میں ایک ہفتہ میں چھ صفحے اپنی تحقیق کے ٹائپ کیا کرتا تھا۔ اور اس میں کئی غلطیاں بھی ہوتی تھیں۔ اس نے بتایا کہ لیسی تھین کے استعمال کے بعد سے دو ہفتوں میں پچاس صفحے لکھے ہیں اور اس میں معمولی غلطی کے سوا کوئی غلطی نہیں تھی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت و عنایت اعلان فرمایا کہ ہر یونیورسٹی اور بورڈ کے تین چوٹی کے احمدی طالب علم منتخب کر کے اُن کے کوائف مجھے بھیجے جائیں۔ ایسے طالب علموں کی کُل تعداد ۲۰ ہو اور یہ وہ طالب علم ہوں جنہوں نے اگلے سال امتحان دینا ہو۔ حضور نے فرمایا کہ ایک سال کے لگ بھگ عرصے میں میری طرف سے ان کو سویا لیسی تھین ۱۲۰۰ ملی گرام کا کورس کروایا جائے گا۔ اور اس کے نتائج دیکھے جائیں گے۔ حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کرے تو عین ممکن ہے کہ سارے کے سارے اوّل آجائیں۔ حضور نے فرمایا کہ میرا دِل کرتا ہے کہ ہر بورڈ و یونیورسٹی میں چوٹی کی پانچ پوزیشنیں احمدی طالب علموں کی ہوں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطاب میں احمدی طالب علموں کو ایک اہم نکتے کی طرف متوجہ کرتے ہوئے فرمایا کہ قرآن عظیم نے اِس کائنات کے متعلق جو بُنیادی نکتہ ہمیں بتایا ہے وہ یہ ہے کہ یہ منتشر اشیاء کا مجموعہ نہیں ہے بلکہ ایک منطقی مجموعہ ہے۔ کائنات کی ہر چیز کا دُوسری چیز سے تعلق ہے۔ اور اس نے اِس ساری بات کو ایک جملے

وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ

میں بیان کیا ہے۔

حضور نے اِس اُصولی نکتے کی وضاحت کرتے ہوئے احمدی طالب علموں کو متوجہ کیا کہ وہ اپنی تحقیق کا رُخ اِس مرکزی نکتے کی طرف رکھیں ٭

(منقول از الفضل ۲۷ نومبر ۱۹۸۰ء)

فرمایا ہے کہ آنے والی صدی میں غلبۂ اسلام کے جو دروازے کھُل رہے ہیں وُہ ہم پر اشاعتِ اسلام کے لئے پہلے سے بڑھ کر ذمّہ داریاں ڈال رہے ہیں۔ اس کے لئے ہمیں تیار رہنا چاہیئے۔

حضور ایدہ اللہ نے ان خیالات کا اظہار قصرِ خلافت کے عقبی لان میں صدر انجمن احمدیہ اور تحریکِ جدید کی طرف سے دی گئی استقبالیہ ضیافت کے موقعہ پر خطاب کرتے ہوئے کہا۔ ہر دو اداروں نے یہ استقبالیہ تین براعظموں کے کامیاب و کامران دَورے سے واپسی پر حضور کو دیا تھا۔

حضور کے خطاب سے پہلے مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے حضور کی خدمت میں استقبالیہ ایڈریس پڑھ کر سُنایا جو کہ صدر انجمن احمدیہ اور تحریکِ جدید کی طرف سے تھا۔ اس میں حضور ایدہ اللہ کے دَورے سے کامیاب مراجعت پر حضور کو مبارکباد دی گئی۔ یہ استقبالیہ ایڈریس پڑھے جانے کے بعد صدر انجمن احمدیہ کے ناظر اعلیٰ محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نے حضور کی خدمت میں پیش کیا۔ ایڈریس کے جواب میں حضور ایدہ اللہ کا یہ خطاب آٹھ بجکر ۲۸ منٹ پر شروع ہُوا۔ اور آٹھ بجکر ۵۵ منٹ پر ختم ہُوا۔ اس طرح سے حضور نے ۲۷ منٹ تک خطاب فرمایا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطاب میں اندرونِ ملک کی جماعت ہائے احمدیہ کی نمائندہ صدر انجمن احمدیہ اور جماعت ہائے احمدیہ بیرون ملک کی نمائندہ تحریکِ جدید کی طرف سے پیش کئے گئے نیک جذبات کا شکریہ ادا کیا۔ اور فرمایا کہ جو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے وہی ہوتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ مَیں نے اس دورے میں انڈونیشیا بھی جانا تھا۔ مگر یہ پروگرام بدلنا پڑا۔ مگر جماعت انڈونیشیا کے ایک فرد کو اللہ تعالیٰ نے بتا دیا کہ چودھویں صدی کے بعد دُنیا میں ایک ایسا انقلاب برپا ہوگا کہ جماعت احمدیہ کے ذریعہ اسلام کی شان اِس طرح دُنیا پر آشکار ہوگی کہ جو ساری دُنیا کے دِل جیت لے گی۔ حضور ایدہ اللہ نے بتایا کہ اس بات کا اظہار ہمارے سفر کے دَوران ہی شروع ہو گیا۔ اور اللہ تعالیٰ کے نشانوں کا قدم بہ قدم پر نزول ہوتا رہا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سپین کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ سپین میں مُسلمانوں نے ایک لمبا عرصہ حکومت کی۔ اور دُعا اور خدا تعالیٰ کی عاجزانہ راہوں کو اختیار کرتے ہوئے وہ ترقیات حاصل کیں کہ ساری دُنیا کو حیرانی میں ڈال دیا۔ لیکن ان بادشاہوں کی اولادوں نے خدا تعالیٰ کی راہیں چھوڑ کر بدی کی راہوں کو اختیار کیا اور اس طرح حاکم کی بجائے محکوم بن گئے اور لاکھوں افراد قتل و غارت گری کا شکار ہو گئے۔ جو رہ گئے وہ جبراً عیسائی بنائے گئے۔ حضور نے فرمایا پھر حالات بدلے۔ اس پر لمبا عرصہ گزرا۔ اور پانچ یا سات سو سال گزر گئے۔ اب سپین میں اسلام کی ترقی کا عمل شروع ہو گیا۔ حضور نے فرمایا کہ اس علاقے کے لوگوں کے جذبات ۱۹۷۰ء میں اتنے دوستانہ نہیں تھے۔ ہمیں دیکھ کر اس علاقے کے لوگوں کی آنکھوں میں خون اتر آتا تھا۔ مگر اس دفعہ غرناطہ بھی بدلا ہُوا تھا۔ طلیطلہ بھی پیار کرنے والا نظر آیا اور آنا پیار ان لوگوں نے دیا کہ اللہ تعالیٰ کا جتنا شکر اس انقلاب پر کیا جائے کم ہے ٭

(منقول از الفضل ۴ دسمبر ۱۹۸۰ء)

احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بیماری سے نجات دلائے

ربوہ ۵ فتح (دسمبر)۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج یہاں نماز جمعہ مسجد اقصیٰ میں پڑھائی۔ نمازِ جمعہ سے قبل خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے حضور نے اپنی صحت کے بارے میں بتایا۔ حضور نے فرمایا کہ جب میں سفر پر روانہ ہُوا تھا تو اُس وقت بھی بیماری کی حالت میں روانہ ہُوا تھا۔ حضور نے فرمایا کہ مجھے ۲۵ مارچ ۱۹۸۰ء کو گُردے میں انفکشن کا حملہ ہُوا تھا۔ اس کے تین ماہ کے بعد جون کے آخر میں سفر پر روانہ ہُوا تو اُس وقت بھی ڈاکٹروں نے کہا تھا کہ دس فیصدی بیماری ابھی باقی ہے۔ اور دوا کا استعمال جاری رہنا چاہیئے۔ حضور نے فرمایا کہ یہ دوائی میں نے مزید دو اڑھائی ماہ استعمال میں رکھی۔ اس کے بعد چھوڑ دی۔ حضور نے فرمایا کہ یہاں واپس آنے کے بعد ضروری ذمہ داریاں میرا انتظار کر رہی تھیں۔ خدام و انصار کے اجتماعات تھے۔ اس دَوران یہ محسوس کیا گیا کہ گُردے میں انفکشن پھر ہو گئی ہے۔ ٹیسٹ کیا گیا تو انفکشن کی تصدیق ہو گئی۔ حضور نے فرمایا کہ مَیں نے ڈاکٹروں کو کہا کہ اِس ذمّہ داری کی ادائیگی کے دوران میں دوائی نہیں کھاؤں گا۔ کیونکہ اگرچہ یہ دوائی انفکشن دُور کرتی ہے۔ لیکن اس کے کھانے سے ضعف ہو جاتا ہے۔ اور اس ضعف کی وجہ سے مَیں اجتماعات میں اپنی ذمہ داریاں صحیح طرح ادا نہ کر سکتا۔ اس لئے مَیں نے فیصلہ کیا کہ مَیں دوائی نہیں کھاؤں گا۔

غلبۂ اسلام کی آنے والی صدی میں ذمّہ واریوں کی ادائیگی کے لئے تیار رہو

ربوہ ۱۵ نبوت (نومبر) سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے

حضور نے فرمایا کہ اجتماعات کے بعد میں اسلام آباد گیا۔ وہاں کافی سوزش اور تکلیف رہی۔ جس کے علاج کے لئے ڈاکٹروں نے دو دوائیں دیں۔ دونوں کمزور کرنے والی ہیں۔ جس کی وجہ سے میں کمزوری محسوس کر رہا ہوں۔ حضور نے فرمایا کہ اس وجہ سے میں لمبا خطبہ نہ دے سکوں گا۔

حضور نے فرمایا کہ دوست دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس بیماری سے نجات دے اور صحت کے ساتھ اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

حضور ایدہ اللہ نے اپنے خطبہ میں سورۃ بنی اسرائیل کی دو آیات کی تفسیر فرماتے ہوئے بتایا کہ قرآن کریم نے بتایا ہے کہ انسان کو دو جنتیں ملتی ہیں۔ ایک اس کی زندگی میں اور دوسری مرنے کے بعد۔

حضور نے فرمایا کہ ہماری کوشش اور دُعا یہ ہونی چاہیئے کہ ہم ایسے اعمال بجا لائیں جن سے دونوں جنتوں میں ہم اللہ تعالیٰ کے فضلِ کبیر کے حقدار ٹھہر سکیں۔ اور وہ راہیں اختیار کریں جو قرآن شریف نے بتائی ہیں۔ اور جن پر چل کر ہم خدا تعالیٰ سے مل سکتے ہیں۔ آمین ؛

(منقول از الفضل ۱۰ دسمبر ۱۹۸۰ء)

احباب دُعائیں کریں کہ

اللہ تعالیٰ ہماری آنیوالی نسلوں کو گمراہی سے بچائے رکھے

ربوہ ۱۲ فتح (دسمبر)۔ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج یہاں مسجد اقصیٰ میں نمازِ جمعہ پڑھانے سے قبل خطبہ جمعہ ارشاد کرتے ہوئے فرمایا:۔

احباب جماعت کی تربیت کے لئے بہت چوکس رہنے کی ضرورت ہے۔ اور اس کے لئے ایک بڑی تدبیر جلسہ سالانہ کا اجراء ہے۔ حضور نے فرمایا کہ ان تین دنوں میں ہزاروں نئے احمدیوں اور نوجوانوں کی اتنی تربیت ہو جاتی ہے، کہ پورے سال میں اتنی نہیں ہوتی۔ حضور نے فرمایا کہ اتنے بڑے جلسہ سالانہ کا انتظام کرنا کوئی معمولی کام نہیں ہے۔ اتنا فضل اور اتنی رحمت ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کی کہ ہمیں پتہ بھی نہیں چلتا کہ کب جلسہ سالانہ شروع ہوا اور کب ختم ہو گیا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ڈیڑھ لاکھ انسانوں کی رہائش، خوراک اور اُن کی صحت کا انتظام کرنا انسان کا کام نہیں۔ اور یہ کام اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک خدا کی رحمت ساتھ نہ ہو۔ حضور نے فرمایا کہ ہم سے کہیں زیادہ امیر اور منظم ادارے میرے علم میں ہیں کہ اُن کو دس ہزار افراد کو کھانا کھلانا پڑ جائے تو گویا قیامت برپا ہو جاتی ہے۔ مگر اس جلسہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اتنے بڑے انتظام کا احساس تک نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ ہی تمام کام کرتا چلا جاتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احباب جماعت کو تحریک کی کہ وہ دُعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے ایسی قوم تیار کرے جن کے دل ہر آن اس تڑپ سے معمور ہوں کہ وہ خدا سے دور دُنیا کے دلوں کو اللہ تعالیٰ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جیتیں۔ حضور نے فرمایا کہ دُعا کریں کہ، خدایا! ہم تیرے نالائق مزدور سہی، مگر ہیں تو تیرے ہی۔ ہماری مدد کر۔ اور ہم کو کامیاب فرما۔ (آمین)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ میں سپین کے بارے میں ایک تاریخی نکتہ کی وضاحت کی۔ اور بتایا کہ قرطبہ کے قریب پیدرو آباد میں جس مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا گیا ہے اس کے بارے میں ہمارے اخبار رسالوں میں شائع ہونے والی رپورٹوں میں دو متضاد باتوں کا ذکر آیا ہے۔ ایک یہ کہ یہ مسجد پانچ سو سال کے بعد بن رہی ہے۔ اور دوسرے یہ کہ یہ مسجد سات سو سال کے بعد بن رہی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ دونوں ہی باتیں ٹھیک ہیں۔ کیونکہ سپین کے آخری مسلمان بادشاہ نے پانچ سو سال قبل غرناطہ کی چابیاں ۱۴۹۲ء میں عیسائیوں کے سپرد کیں۔ اس لحاظ سے ۵۰۰ سال کی بات ٹھیک ہے۔ لیکن یہ مسجد قرطبہ کے قریب بن رہی ہے۔ اور قرطبہ کا سقوط ۱۲۳۶ء میں ہو گیا تھا۔ یعنی ۷۴۴ سال قبل۔ اس لحاظ سے سات سو سال کا عرصہ ٹھیک ہے۔

حضور نے فرمایا کہ مسلمانوں نے سپین پر بڑی شان و شوکت سے حکومت کی۔ لیکن جب انہوں نے آپس کے نفاق، ایک دوسرے سے لڑائیوں، ایک دوسرے کو نقصان پہنچانے، عزتوں پر ہاتھ ڈالنے، بدظنیاں پھیلانے کی وجہ سے اللہ کی رسی کو چھوڑ دیا، اور اس بنیان مرصوص میں کئی سوراخ ہو گئے جو دشمن کے خلاف تعمیر ہوئی تھی، اس وقت سپین کے مسلمان نوابوں کو اپنی نوابی کی فکر پڑ گئی۔ اور اسلام کی محبت کی کوئی فکر نہ تھی۔ جب انہوں نے کجروی اختیار کی تو اُن کے دلوں کو بھی زنگ لگنے لگ گیا۔ اور خدا کے پیار سے محروم ہو کر وہ ذلیل و خوار ہو گئے۔ حضور نے فرمایا کہ یہ صورتِ حال بڑی بھیانک ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ دُعا سکھلائی ہے۔ کہ

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا۔

کہ ہدایت کے بعد ہمارے دلوں کو کج نہ ہونے دینا۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے دو باتوں کا اعلان کر دیا۔ ایک تو یہ کہ ہدایت دینا اللہ کا کام ہے۔ اور دوسرا یہ کہ بندہ اپنے آپ ہدایت پر قائم نہیں رہ سکتا۔ جب تک اللہ کی رحمتیں اس کے ساتھ نہ ہوں۔ حضور نے فرمایا کہ یہ دُعا بہت ضروری ہے۔ یہ دُعا نسلوں تک کو ہدایت پر قائم رکھنے کے لئے ہے۔ ہمیں بھی یہ دُعا کرتے رہنا چاہیئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہماری نسلوں کو تا قیامت ہدایت پر قائم رکھے۔ اللہ تعالیٰ کا غضب ہماری نسلوں یا ہم پر نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو توفیق دے کہ ہم ساری دُنیا کے دل محبت، پیار اور اپنے اُسوہ کے ساتھ جیت کر اُن کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں لا بٹھائیں۔ آمین ؛

(الفضل ۱۷ دسمبر ۱۹۸۰ء)

قادیان میں شادی و رخصتانہ کی چند تقاریب

گذشتہ دنوں قادیان میں مقامی طور پر شادی و رخصتانہ کی چند پُر مسرت تقاریب بفضلہ تعالیٰ خیر و خوبی کے ساتھ انجام پذیر ہوئیں:۔

(۱) مورخہ ۱۵/۱۲/۸۰ کو مکرم مولوی مظفر احمد صاحب ظفر مبلغ ساندھن (علاقہ ملکانہ) ابن مکرم ضمیر احمد صاحب امروہوی مرحوم کی شادی خانہ آبادی مکرمہ نصرت جہاں صاحبہ بنت مکرم شریف احمد صاحب شیخوپوری درویش کے ساتھ انجام پائی۔ اور مورخہ ۱۹/۱۲/۸۰ کو بعد نمازِ مغرب مکرم مولوی مظفر احمد صاحب کی جانب سے مکرم شریف احمد صاحب شیخوپوری کے مکان پر کم و بیش سو تین صد احباب و مستورات کو دعوتِ ولیمہ پر مدعو کیا گیا۔

(۲) مورخہ ۲۳/۱۲/۸۰ کو مکرم مولوی سید صباح الدین صاحب انسپکٹر بیت المال آمد ابن مکرم سید صمصام الدین صاحب مرحوم سونگھڑہ (اُڑیسہ) کی شادی خانہ آبادی مکرمہ شمیم اختر صاحبہ گیاتی بنت مکرم گیاتی عبد اللطیف صاحب درویش کے ہمراہ انجام پذیر ہوئی۔ اور مورخہ ۴/۱/۸۱ کو بعد نمازِ مغرب و عشاء دولہا کی جانب سے مکرم عبد العظیم صاحب درویش کے مکان پر دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا گیا جس میں قریباً یکصد احباب و مستورات مدعو تھے۔

(۳) مورخہ ۲۴/۱۲/۸۰ کو مکرم محمد شریف صاحب پونچھی کارکن لنگر خانہ ابن مکرم خان محمد صاحب پونچھی کی شادی خانہ آبادی مکرمہ طاہرہ بیگم صاحبہ بنت مکرم بشیر الدین صاحب حیدر آبادی کے ساتھ انجام پائی۔ اور مورخہ ۳۰/۱۲/۸۰ کو مکرم محمد شریف صاحب کی جانب سے بعد نمازِ مغرب سرائے/ کوارٹرز مہمان خانہ میں کم و بیش پچاس افراد کو دعوتِ ولیمہ دی گئی۔

(۴) مورخہ ۲/۱/۸۱ کو مکرم ظہور احمد صاحب رفیقی کارکن نظارت علیا ابن مکرم ماسٹر عبد الرزاق صاحب منڈا انٹی آف بھدرواہ کی شادی خانہ آبادی مکرمہ ماجدہ طیبہ صاحبہ بنت مکرم محمد احمد صاحب تسنیم درویش مرحوم کے ساتھ انجام پائی۔ اور مورخہ ۳/۱/۸۱ کو دولہا کے والد کی طرف سے بعد نمازِ مغرب و عشاء احاطہ تعلیم الاسلام ہائی سکول میں قریباً ساڑھے تین صد احباب و مستورات کو دعوتِ ولیمہ پر مدعو کیا گیا۔

شادی و رخصتانہ کی ان تمام تقاریب میں از راہِ شفقت محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی اور محترمہ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ نے بھی شمولیت فرمائی۔ ہر موقعہ پر دولہا دولہن کو اپنی خاص دُعاؤں سے نوازا۔ اور کافی دیر تک فرو کش رہ کر جانبین کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ فجزاھما اللہ احسن الجزاء۔

قارئینِ بدر دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان تمام تقاریب کو ہر جہت سے بابرکت کرے اور ان رشتوں کو مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین ؛

(ایڈیٹر بدر)

درخواست دُعا: خاکسار اپنی والدہ محترمہ کی صحت و سلامتی اور سب اہلِ خاندان کی دینی و دنیوی ترقیات نیز اپنے کاروبار میں برکت و ترقی اور جملہ پریشانیوں کے ازالہ کے لئے احبابِ جماعت سے عاجزانہ دُعاؤں کا خواستگار ہے۔ (خاکسار سید شوکت علی کرنول (آندھرا))

ہیگ (ہالینڈ) میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اہم دینی و جماعتی مصروفیات

اوسلو سے روانگی اور ہیگ میں ورود مسعود

حضور ایدہ اللہ بمع حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا و اہل قافلہ اوسلو سے بذریعہ ہوائی جہاز ہالینڈ کے دارالحکومت ایمسٹرڈم روانہ ہونے کے لئے ۴ راگست کو اڑھائی بجے بعد دوپہر قیام گاہ سے باہر تشریف لائے اور اجتماعی دعا کرائی جس میں اوسلو کے احباب جماعت جو حضور کو الوداع کہنے کی غرض سے بہت کثیر تعداد میں آئے ہوئے تھے شریک ہوئے بعد ازاں حضور نے احباب کو شرف مصافحہ بخشا اور پھر ان تمام مبلغین کو جو ناروے کی سب سے پہلی مسجد کی افتتاحی تقریب میں شرکت کی غرض سے اوسلو آئے ہوئے تھے شرف مصافحہ عطا فرمانے کے بعد انہیں اپنے اپنے مشنوں میں واپس جانے کی ہدایت فرمائی۔ اجتماعی دعا اور مصافحوں سے فارغ ہونے کے بعد حضور اوسلو ایئر پورٹ روانہ ہونے کے لئے موٹر میں سوار ہوئے۔

ہوائی جہاز اوسلو سے پونے چار بجے سہ پہر روانہ ہو کر راستہ میں ناروے کی جنوبی بندرگاہ سٹوینگر (STEVENGER) کے فضائی مستقر پر کچھ دیر ٹھہرنے کے بعد سوا چھ بجے شام کے قریب ایمسٹرڈم کے فضائی مستقر پر اترا۔ فضائی مستقر پر ہالینڈ مشن کے مبلغ انچارج مکرم چوہدری اللہ بخش صاحب۔ مبلغ ہالینڈ مکرم ناصر احمد صاحب شمس۔ ہالینڈ کے بعض نو مسلم احمدی احباب اور مکرم عثمان عبد اللہ اور کچھ پاکستانی احباب حضور کے استقبال کے لئے آئے ہوئے تھے۔ ان سب احباب نے آگے بڑھ کر حضور کا پُرتپاک خیر مقدم کرتے ہوئے حضور سے مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔ حضور ان سب احباب کی معیت میں پہلے وی۔ آئی۔ پی لاؤنج میں تشریف لائے۔ اور وہاں کچھ دیر ٹھہرنے کے بعد موٹر کاروں میں دی ہیگ روانہ ہوئے اور آٹھ بجے شام مسجد مبارک، ہیگ پہنچے۔ جہاں جماعت احمدیہ ہالینڈ کے احباب نے جو وہاں حضور کے انتظار میں صف بستہ ایستادہ تھے پُرجوش اسلامی نعرے لگا کر حضور کا بہت والہانہ انداز میں استقبال کیا۔ حضور انہیں مصافحہ کا شرف عطا فرمانے کے بعد مشن ہاؤس کے اندر تشریف لے گئے جہاں حضور نے دو روز قیام فرمایا۔

اجتماعی ملاقات

ہیگ پہنچنے کے دو گھنٹہ بعد دس بجے رات حضور نے مشن ہاؤس سے ملحق مسجد مبارک میں تشریف لا کر مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں سے فارغ ہونے کے بعد حضور مشن ہاؤس کے ڈرائنگ روم میں تشریف فرما ہوئے۔ اور قریباً پچاس منٹ تک حاضر احباب سے باتیں کیں۔

اس دوران میں حضور نے مبلغ انچارج ہالینڈ مشن مکرم چوہدری اللہ بخش صاحب کو مخاطب کر کے انہیں دنیا کی مختلف زبانوں میں قرآن مجید کی بہت وسیع پیمانہ پر طباعت اور احمدیت کے تعارف پر مشتمل چھوٹے چھوٹے ٹریکٹوں کی شکل میں فولڈرز کی مختلف زبانوں میں اشاعت اور ان کی تقسیم کے نئے منصوبہ کی تفصیلات بیان فرمائیں۔

حضور نے فرمایا۔ منصوبہ یہ ہے کہ ہر مشن احمدیت کے تعارف پر مشتمل وہاں کی زبان میں فولڈر شائع کرے۔ پھر دنیا کی مختلف زبانوں میں طبع شدہ ان فولڈرز کو ہر مشن میں پہنچانے کا انتظام کیا جائے گا۔ اور کوشش یہ کی جائے گی کہ ہر زبان کے فولڈرز ہر وقت ہر مشن میں موجود رہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یورپ میں دنیا کے ہر حصہ کے سیاح بکثرت آتے ہیں۔ ہمارے دوستوں کا کام یہ ہوگا کہ وہ ہر ملک کے سیاح کو خود اس کی زبان میں احمدیت کے تعارف پر مشتمل فولڈرز پیش کریں۔ ایک غیر ملک میں سیاحت کے دوران جب ایک سیاح کو خود اس کی زبان میں کوئی چیز پڑھنے کے لئے پیش کی جائے گی۔ تو وہ اسے بہت شوق سے پڑھے گا۔ اس طرح ہر ملک میں دنیا کے دوسرے ممالک کے لوگوں تک خود ان کی زبانوں میں اسلام کا پیغام پہنچانے کی سبیل نکل آئے گی۔

حضور نے مکرم چوہدری اللہ بخش صاحب کو یہ ہدایت بھی فرمائی کہ وہ حضور کا وہ پیغام اور انتباہ جو حضور نے ۱۹۶۷ء میں وانڈز ورتھ ہال لنڈن میں تقریر کرتے ہوئے دیا تھا اور جو

"امن کا پیغام اور ایک حرف انتباہ"

کے نام سے ٹریکٹ کی صورت میں شائع ہوا تھا۔ اس کا ڈچ ترجمہ فوری طور پر دوبارہ شائع کرنے کا انتظام کریں۔ اس میں مغربی اقوام کو جس خطرہ سے آگاہ کیا گیا تھا۔ اب وہ خطرہ بہت قریب [illegible]

آتا دکھائی دے رہا ہے۔ اور ہر جگہ لوگ مطالبہ کر رہے ہیں کہ وہ پیغام انہیں پڑھنے کے لئے دیا جائے۔ یہ مجلس گیارہ بجے رات تک جاری رہی۔

ڈچ پارلیمنٹ کے سیکرٹری کی طرف سے حضور کا پُرتپاک خیر مقدم

اگلے روز ۵ راگست کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ پارلیمنٹ کے سیکرٹری مسٹر بوفور (MR. BEAU FORT) کی دعوت پر پارلیمنٹ کی عمارت اندر سے دیکھنے اور ہالینڈ میں قانون سازی کے مرحلہ وار انتظامات کا معائنہ فرمانے کے لئے صبح ساڑھے دس بجے سے کچھ قبل پارلیمنٹ ہاؤس تشریف لے گئے۔ جب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اہل قافلہ، مبلغین ہالینڈ اور بعض ڈچ نو مسلم احباب کی معیت میں وہاں پہنچے تو پارلیمنٹ کے صدر دروازہ پر پارلیمنٹ کے سیکرٹری مسٹر بوفور نے حضور کا بہت پُرتپاک استقبال کیا۔ اور بڑی گرمجوشی سے مصافحہ کرتے ہوئے حضور کو خوش آمدید کہا۔ بعد ازاں وہ حضور کو پارلیمنٹ ہاؤس کے اندر لے گئے۔ انہوں نے ایوان بالا۔ ایوان زیریں کے علاوہ کابینہ کا کمرہ بھی دکھایا۔ اور پارلیمنٹ کی تاریخ بیان کرتے ہوئے مختلف ایوانوں اور کمروں کی دیواروں اور اندرونی چھتوں پر بنی ہوئی متعدد شاہکار پینٹنگز کے بارہ میں تفصیل سے بتایا کہ ہر پینٹنگ میں کس تاریخی واقعہ کی منظر کشی کی گئی ہے۔ پارلیمنٹ کی عمارت دکھانے کے بعد مسٹر بوفور نے نہایت ادب سے حضور کی خدمت میں عرض کیا کہ جو سربراہان مملکت اور دیگر اہم عالمی شخصیات از راہ تلطف پارلیمنٹ ہاؤس میں تشریف لا کر ہمیں سرفراز فرماتی ہیں ہم اس موقع کی یادگار کے طور پر ان کی خدمت میں ایک تحفہ پیش کیا کرتے ہیں۔ سو وہ یادگاری تحفہ نہایت ادب سے آپ کی خدمت میں پیش ہے۔ اسے قبول فرمائیں۔ یہ ایک بہت قیمتی نک ٹائی تھی جس کے اوپر ہالینڈ کی پارلیمنٹ کی عمارت کی تصویر بنی ہوئی تھی۔ حضور نے یہ تحفہ قبول فرماتے ہوئے سیکرٹری موصوف کا شکریہ ادا کیا۔ بعد ازاں سیکرٹری موصوف مشایعت کی غرض سے حضور کے ہمراہ پارلیمنٹ کے پریس روم کے دروازے تک آئے۔ اور پھر حضور سے اجازت طلب کر کے اپنے دفتر واپس تشریف لے گئے۔

حضور کا پریس کانفرنس سے خطاب

گیارہ بجے قبل دوپہر حضور نے پارلیمنٹ کے پریس روم میں پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا۔ اس میں ہالینڈ کے اخبارات اور نیوز ایجنسیوں کے نصف درجن کے قریب نمائندے اور فوٹو گرافر آئے ہوئے تھے۔ مترجم کے فرائض ہمارے ہالینڈ نژاد احمدی بھائی جناب عبد الحمید فان در فیلدن نے ادا کئے۔

دورہ کا مقصد

اس سوال کے جواب میں کہ آپ کے دورہ کا مقصد کیا ہے۔ حضور نے فرمایا۔ میں ایک لمبے دورہ پر ہوں۔ مقصد اس دورہ کا یہ ہے کہ اقوام عالم تک ایک پیغام پہنچانا چاہتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے کہ انسان، انسان سے محبت کرنا سیکھے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اب تک زندگی کی آئینہ دار طاقت کے ذریعہ دنیا میں امن قائم کرنے کی کوشش کی جاتی رہی ہے۔ اقوام عالم اپنی اس کوشش میں ناکام ہو چکی ہیں۔ اور امن اس درجہ تہ و بالا ہو چکا ہے کہ دنیا مکمل تباہی کے کنارے جا لگی ہے۔ اس مکمل تباہی سے بچنے کے لئے کوئی دوسرا راستہ ہونا چاہیئے۔ وہ دوسرا راستہ باہمی محبت و پیار اور بے لوث خدمت کا راستہ ہے۔ میں محبت کے پرچار کی خاطر محبت کے جہاد پر نکلا ہوا ہوں۔ اور مجھے اس بات کا پورا یقین ہے کہ بالآخر ہم محبت کے اس پرچار اور محبت کے اس جہاد کے نتیجہ میں خدائے واحد کے لئے لوگوں کے دل جیتنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

اس ضمن میں حضور نے مزید فرمایا۔ میں نے ۱۹۶۷ء میں مغربی اقوام کو ایک تیسری عالمگیر تباہی سے خبردار کیا تھا۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی پیشگوئی کے بموجب وہ تیسری عالمگیر تباہی اب قریب سے قریب تر آ رہی ہے۔ اور بڑی طاقتیں اس تباہی کو قریب لانے کی ذمہ دار ہیں۔ یہ تباہی مصنوعی خداؤں کو ترک کر کے اور خدائے واحد پر ایمان لانے اور اس کے ساتھ ذاتی تعلق قائم کرنے سے ہی رُک سکتی ہے۔ اسی لئے ہم محبت اور پیار اور بے لوث خدمت کے ذریعہ خدائے واحد کے لئے لوگوں کے دل جیتنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ اور ہمیں یقین ہے کہ ہم لوگوں کے دل جیت لیں گے۔ اور محبت و پیار سے کام لیتے ہوئے انہیں اسلام کی عافیت بخش آغوش میں لے آئیں گے۔

غلبہ اسلام کا عمل اور اس کا ہتھیار

ایک صحافی نے کہا کہ یہ ظاہر ہے کہ آپ محبت و پیار کے ذریعہ لوگوں کے دل جیتنے [illegible]

کر انہیں اسلام کے دائرہ میں لانا چاہتے ہیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا اسلام میں دُنیا کے موجودہ مسائل کا حل موجود ہے؟

حضور نے فرمایا۔ اسلام موجودہ مسائل کو حل کرنے کی پوری پوری اہلیت رکھتا ہے۔ مثال کے طور پر حضورؒ نے فرمایا اس زمانہ کا ایک اہم مسئلہ جو صنعتی انقلاب کی پیداوار ہے، لیبر پرابلم ہے۔ مزدور اپنے حقوق کے لئے سٹرائیکیں کرتے ہیں لیکن نہیں جانتے کہ ان کے حقوق کیا ہیں۔ اُنہیں اپنے حقوق کا علم کیسے ہو جبکہ اس زمانے کے مادی نظریۂ حیات نے بھی لوگوں کی ضروریات اور حقوق کی تعریف نہیں کی۔ اور نہیں بتایا کہ ان کی ضروریات اور حقوق کیا ہیں۔ ضرورت اور حقوق کے عدم علم کی وجہ سے مزدور بالعموم اپنی اُجرتوں میں اضافہ کا مطالبہ کرتے ہیں۔ سٹرائیک کی دھمکیوں کے نتیجہ میں اضافہ بھی ہو جاتا ہے۔ لیکن مسئلہ پھر بھی حل نہیں ہوتا۔ اور اُن میں بے چینی ہے کہ بڑھتی چلی جاتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہر فیملی کی ضروریات مختلف ہیں ایک مزدور اکیلا ہے اُس کی اُجرت میں بھی پچاس گلڈر کا اضافہ ہو جاتا ہے جبکہ ایک مزدور کے تین بچے ہیں۔ اس کی اُجرت میں بھی پچاس گلڈر کا اضافہ ہوتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جس مزدور کے تین بچے ہیں، اُسے اُس مزدور کے مقابلہ میں بہت کم فائدہ پہنچتا ہے جو اکیلا ہے۔ ایسی صورت میں بے چینی دُور ہو تو کیسے ہو۔ اس کے بالمقابل اسلام نے ضرورت سے زیادہ حق پر زور دیا ہے۔ اور بتایا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو بعض جسمانی، ذہنی، اخلاقی اور رُوحانی استعدادیں عطا کی ہیں۔ کسی کو کم، کسی کو زیادہ۔ ہر انسان کا یہ حق ہے کہ اُس کی ان جملہ استعدادوں کی کامل اور بھرپور نشوونما کا پُورا پُورا انتظام ہو۔ اگر اسلام کی تعلیم کی رُو سے تمام انسانوں کی خداداد استعدادوں کی بھرپور نشوونما کا پورا پورا انتظام کر دیا جائے تو پھر بے چینی باقی رہنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ مسئلہ صرف اُجرتوں میں اضافہ سے حل نہیں ہوگا۔ بلکہ ہر انسان کی خداداد جسمانی، ذہنی، اخلاقی اور رُوحانی استعدادوں کی کامل نشوونما کے خاطر خواہ انتظام سے ہوگا۔ یہ تو ایک مثال ہے اسلامی تعلیم میں ہر مسئلہ کا حل موجود ہے۔

اسلام کی بہتر تفہیم کا ذریعہ

ایک صحافی نے کہا کہ جہاں تک اسلامی تعلیم میں موجودہ مسائل کا حل موجود ہونے کا تعلق ہے کیا ہم یہ اُمید کر سکتے ہیں کہ آپ کے حالیہ دَورہ سے مغربی اقوام میں اسلامی تعلیم کی بہتر تفہیم کا شعور پیدا ہوگا؟

حضور نے فرمایا۔ جہاں تک بہتر تفہیم کا تعلق ہے، میرے دَورے سے اس میں ضرور مدد ملے گی۔ اور اس لئے بھی ملے گی کہ آپ لوگوں کے مسائل بڑھتے جا رہے ہیں۔ لیکن آپ کے پاس اُن کا کوئی حل نہیں ہے۔ جب آپ لوگوں کو اپنے مسائل کا کوئی حل نہیں ملے گا اور آپ حل کی تلاش میں اِدھر اُدھر بھاگیں گے تو پھر آپ کو اُس حل کی طرف متوجہ ہونا پڑے گا جو اسلام پیش کرتا ہے۔ اور اس حل میں ہی آپ کو اپنی نجات کا راستہ نظر آئے گا۔ تاہم آپ لوگوں کو ابھی اخلاقی اور رُوحانی ارتقاء کے بعض مراحل میں سے گزر کر اسلام کی طرف آنا ہوگا۔

دِلوں میں تبدیلی کی اہمیت

اِس سوال کے جواب میں کہ ھالینڈ میں آپ کی جماعت کتنی مضبوط ہے، حضور نے فرمایا، پورے ہالینڈ میں ڈیڑھ دوسو احمدی ہوں گے۔ اور ان میں سے ڈچ احمدیوں کی تعداد چند درجن ہوگی۔ لیکن خدائی جماعتوں میں ابتداءً افراد کی تعداد کو نہیں بلکہ دلوں میں رُونما ہونے والی تبدیلی کو اہمیت حاصل ہوتی ہے۔ ۱۹۶۷ء میں جب میں یورپ آیا تھا تو اس وقت بھی مجھ سے یہ سوال کیا گیا تھا۔ میں نے جواب دیا تھا کہ مسیح ناصری علیہ السلام نے جب فلسطین میں اپنے مشن کا آغاز کیا تھا وہ بھی اُس وقت بہت تھوڑے لوگوں کو اپنا ہم خیال بنا سکے تھے۔ وہ ایسا مرحلہ تھا کہ جس میں تعداد کو چنداں اہمیت حاصل نہ تھی۔ اگرچہ یورپ میں ہماری تعداد ابھی زیادہ نہیں لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ ہم برابر ترقی کر رہے ہیں۔ اور ہماری کوششوں کے نتیجہ میں رفتہ رفتہ تبدیلی آ رہی ہے۔

جبر سے دِل نہیں بدلے جا سکتے

ایک رپورٹر نے کہا، انڈونیشیا میں عیسائی مشن کو مشنری سرگرمیاں جاری رکھنے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔ آپ اس پر کیا تبصرہ کرنا پسند کریں گے؟ حضور نے فرمایا، میری معلومات یہ ہیں کہ عیسائی مشنری انڈونیشیا میں آج بھی کام کر رہے ہیں۔ جہاں تک کسی بھی ملک میں تبلیغ و اشاعت کا تعلق ہے میں اُصولی اور بُنیادی طور پر تبلیغی سرگرمیوں کی ممانعت کے خلاف ہوں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جبر سے دِل نہیں بدلے جا سکتے۔ پُرامن اور مُہذب طریقے سے تبادلۂ خیالات کی کھُلی اجازت ہونی چاہیئے۔ اور اس پر قدغن نہیں لگانی چاہیئے۔ ہم نے تو پوپ سے بھی کہا تھا کہ دُنیا کے مختلف حصّوں میں تبادلۂ خیالات کا انتظام ہونا چاہیئے۔

پوپ سے ملاقات کے بارہ میں سوال

اِس سوال کے جواب میں کہ کیا حالیہ دَورہ میں آپ پوپ سے ملاقات کریں گے؟ حضور نے فرمایا، جہاں تک موجودہ دَورہ کا تعلق ہے پوپ سے ملاقات کرنا میرے پروگرام میں شامل نہیں ہے۔ میں اٹلی نہیں جا رہا۔ اگر آئندہ کبھی میں اٹلی گیا اور وہاں پوپ سے ملاقات کرنا ممکن ہُوا تو مجھے ان سے ملاقات کر کے خوشی ہوگی۔

جب بعض صحافیوں نے بعض اسلامی مُلکوں کے سیاسی طرزِ عمل کے بارہ میں سوال کرنا چاہا تو حضورؒ نے فرمایا۔ میں مذہبی آدمی ہُوں ایسے مُلکوں کے سیاسی طرزِ عمل کے بارہ میں جن کے حالات کا مجھے پُورے طور پر علم نہیں ہے میں کوئی تبصرہ کرنا نہیں چاہتا۔

اِس پریس کانفرنس میں روزنامہ "نیدرلینڈز ڈخ بلڈز" (NEDERLANDS DAGBLAD) کے نمائندہ مسٹر اے۔ بی۔ وستے۔ روزنامہ الجیمن ڈخ بلڈز (ALGEMEEN DAGBLAD) کے مسٹر ڈبلیو فنڈ پوسٹ۔ اور .... ڈاکٹر فنڈ بیغ (DR. J.P. VD. VEERG) کے علاوہ دو خبر رساں ایجنسیوں کے نمائندے بھی آئے ہوئے تھے۔ ان میں نیوز ایجنسی جی۔ پی۔ ڈی کے مسٹر سی زورن اور نیوز ایجنسی "ابرابنت پرس" (BRABANT PERS) کی مس ایوون فنڈ ہیڈن (MISS YVONNE VD. HIJDEN) شامل تھیں۔ فوٹو گرافرز ان کے علاوہ تھے۔

اخباروں نے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی پریس کانفرنس کی خبر کو نمایاں طور پر شائع کیا۔ مثال کے طور پر ہفت روزہ نیو (NU) جس کے معنے ہیں "آجکل" نے سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے فوٹو کے ساتھ جو خبر شائع کی اس کا ترجمہ درج ذیل ہے۔ اخبار مذکور نے خبر پر جو عنوان لگایا وہ یہ ہے:۔

"اسمبلی کے پریس رُوم میں پیغمبرانہ باتیں"

"دی ہیگ۔ نیوز رپورٹ (اسمبلی کے پریس رُوم) میں ہم نے ایک مقدس وجود سے ہاتھ ملائے۔ یہ ہے وہ تاثر جو حضرت حافظ مرزا ناصر احمد امام جماعت احمدیہ سے مل کر دِل میں اُبھرتا ہے۔ آپ یورپی خدوخال رکھتے ہیں۔ اور چہرے سے آپ کے نُور جھلکتا ہے۔ جو اہلِ مغرب کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔

آپ (بانی سلسلہ احمدیہ کے بعد) تیسری نسل میں نہایت اہم دینی پیغام پہنچا رہے ہیں۔ جسے اب تک لاکھوں انسان قبول کر چکے ہیں۔ اس پیغام کو تمام دُنیا میں پھیلایا جا رہا ہے۔ ہیگ میں یہ پیغام اوسٹ ڈاؤن لان ۷۹ پر واقع مسجد سے بلند کیا جاتا ہے۔ امام جماعت احمدیہ جن کا ہم (اس خبر میں) احمد ثالث کے نام سے ذکر کریں گے، حضرت مرزا غلام احمدؑ کے پوتے ہیں۔ وہ ۱۸۳۵ء میں انڈیا کے ایک گاؤں قادیان میں پیدا ہوئے تھے۔ انہوں نے ۴۵ سال کی عمر میں مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا۔ اُن سے پہلے اگرچہ اور بھی بہت سے لوگوں نے ایسا دعویٰ کیا مگر یہ صرف حضرت مرزا غلام احمد ہی تھے جو سُورج اور چاند گرہن کا نشان اپنی صداقت کے ثبوت میں پیش کر سکے۔ یہ نشان اُن کے دعویٰ کے بعد ظہور پذیر ہُوا۔ اُنہوں نے ایک کتاب براہین احمدیہ چار جلدوں میں لکھی جس میں مستقبل کے متعلق پیشگوئیاں درج ہیں۔

احمد ثالث (حضرت امام جماعت احمدیہ) نے ۱۹۶۰ء میں لندن میں احمدیت کی تعلیم بڑی وضاحت سے بیان کی تھی۔ اس صدی میں رُونما ہونے والے بڑے بڑے اور اہم واقعات مثلاً روس اور جاپان کی جنگ، ایشیا میں بڑی طاقتوں کا ظہور۔ زار کی حالتِ زار۔ کمیونزم کا پھیلاؤ۔ پہلی اور دُوسری جنگِ عظیم۔ یہ سب واقعات آپ کے دادا (حضرت مرزا غلام احمد) کی کُتب میں بطور پیشگوئی پہلے ہی سے درج تھے یہی نہیں اس سے بڑھ کر مزید یہ بتایا گیا ہے کہ ایک اور بہت بڑی تباہی نوعِ انسان پر آنے والی ہے۔ صرف جنگیں ہی نہیں بلکہ زلزلے آنے کا ذکر بھی موجود ہے۔ بتایا گیا کہ امریکہ اور روس اپنی طاقت کھو بیٹھیں گے۔ روس نسبتاً پہلے سنبھلے گا۔ اور لوگ خدائے واحد کی طرف لوٹیں گے۔ تب اسلام فاتحانہ شان میں عالمی مذہب کی حیثیت اختیار کرے گا۔

اِس بڑی تباہی سے نجات مل سکتی ہے۔ اگر لوگ مصنوعی خدا اور مادہ پرستی کو ترک کر دیں تو یہ عذاب ٹل سکتا ہے۔

پریس کانفرنس میں احمد ثالث سے سوال کیا گیا کہ کیا خمینی صاحب سے ان کے روابط ہیں۔ اس کا آپ نے نفی میں جواب دیا۔

ہم نے دریافت کیا کہ کیا آپ اپنے اِس دَورہ میں پوپ سے بھی ملاقات کر رہے ہیں؟ آپ نے جواب میں فرمایا، پوپ سے ملاقات میرے پروگرام میں شامل نہیں۔ تاہم میں پوپ کے ساتھ دوستانہ تبادلۂ خیالات پسند کروں گا۔

احمد ثالث (امام جماعت احمدیہ) نے بتایا کہ اِس زمانہ میں مذہب سے بیزاری صنعتی انقلاب کے نتیجہ میں پیدا ہوئی۔ اس سے قبل لوگ سادہ زندگی بسر کرتے تھے۔ آپ نے ۱۹۶۷ء میں ہیمبرگ میں اس بڑی تباہی کا وقت تیس سال بتایا تھا۔ آخر میں ہم یہ کہہ کر اپنی بات مکمل کرتے ہیں کہ جماعت احمدیہ ہی وہ واحد جماعت ہے جو روئے زمین پر ہر جگہ تبلیغ اسلام میں مصروفِ عمل ہے۔ مسلمان اس جماعت کے بارے میں متضاد نظریات رکھتے ہیں۔" (ہفت روزہ "نیو" (NU) (آجکل) مورخہ ۱۳ اگست ۱۹۸۰ء)

(منقول از الفضل ۲۶-۲۷-۳۰ نومبر ۱۹۸۰ء)

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مستورات کے دو روزہ کامیاب اجلاسات

رپورٹ مرتبہ مکرمہ بشریٰ طیبہ صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ قادیان

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ حسب سابق امسال بھی جماعت احمدیہ کا سہ روزہ جلسہ سالانہ کامیاب طور پر ۱۸، ۱۹ و ۲۰ دسمبر کو منعقد ہوا۔ پہلے دن ۱۸ دسمبر کو ساڑھے گیارہ بجے تک مردانہ پروگرام بذریعہ لاؤڈ اسپیکر زنانہ جلسہ گاہ میں سنایا جاتا رہا۔ زنانہ جلسہ گاہ میں اسٹیج پر نہایت عمدہ رنگین جھنڈیوں اور حضرت مسیح موعود کے اشعار اور قطعات لگا کر آراستہ کیا گیا تھا۔ غیر ممالک سے آنے والی بہنوں کے لئے اسٹیج کے دونوں طرف کرسیوں کا انتظام کیا گیا تھا۔ جلسہ کی کارروائی زیر صدارت محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان عزیزہ امۃ النصیر [illegible] کی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ بعدہٗ عزیزہ منصورہ بیگم بدر نے نظم "مولا مرے قدیر مرے کبریا مرے" خوش الحانی سے سنائی۔ بعدہٗ محترمہ صدر صاحبہ نے بہنوں سے خطاب فرمایا۔ سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد آپ نے پندرہویں صدی کے پہلے جلسہ سالانہ پر دور دراز سے آنے والی بہنوں کی شرکت پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے تمام بہنوں کو اھلاً و سھلاً و مرحبا کہا اور مبارکباد پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ موقع عطا فرمایا ہے۔ مقامات مقدسہ بار بار دیکھیں اور اپنے بچوں کو دکھائیں۔ اپنا زیادہ سے زیادہ وقت نمازوں اور ذکر الٰہی میں گزاریں۔ جلسہ خاموشی سے سنیں تاکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان دعاؤں کی وارث ہو سکیں جو آپ نے اس جلسہ میں شرکت کرنے والے احباب و خواتین کے لئے فرمائی ہیں۔ پھر آپ نے حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت المصلح الموعود کی وہ دعائیں سناتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک ارشاد جو جلسہ سالانہ سے تعلق رکھتا ہے سنایا اور حضور پرنور کے تازہ ترین پیغام کے اہم نکات کی جانب بہنوں کی توجہ مبذول کرائی۔

خطاب کے بعد پہلی تقریر محترمہ امۃ اللطیف صاحبہ سندھی نے "احمدیت یعنی حقیقی اسلام" کے موضوع پر کی آپ نے اپنی تقریر میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ رونما ہونے والے روحانی انقلاب کا تفصیلی ذکر کرنے کے بعد جماعت احمدیہ کا تعارف کراتے ہوئے احمدیت سے متعلق غیر از جماعت مفکرین کے تاثرات پڑھ کر سنائے۔ بعدہٗ "سیرت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم" کے عنوان پر محترمہ شاہینہ پروین صاحبہ آف راؤرکیلا نے تقریر کی۔ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے تینوں ادوار بچپن، جوانی اور ضعیفی پر مختصراً روشنی ڈالتے ہوئے آپ کے بعض اخلاق فاضلہ بیان کئے۔

اس کے بعد محترمہ واجدہ بیگم صاحبہ آف حیدرآباد نے نظم "الٰہی ظلمتیں کافور کردے" سنائی۔

بعد ازیں محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ صدر لجنہ قادیان نے سیرت حضرت مسیح موعودؑ کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے آپؑ کی سیرت کے تینوں پہلوؤں محبت الٰہی، عشق رسولؐ اور عشق قرآن پر روشنی ڈالی۔

اس کے بعد محترمہ بشریٰ صادقہ صاحبہ [illegible] کی تقریر ہوئی۔ موضوع تھا "حضرت مصلح موعودؓ کی علمی خدمات" محترمہ نے پیشگوئی مصلح موعود کے الفاظ سناتے ہوئے آپ کے چار بڑے علمی کارناموں تفسیر قرآن، اشاعت اسلام، تعمیر ملت اور تحریک جدید کے اجراء پر روشنی ڈالی۔ اس اجلاس کی آخری تقریر محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ آف مدراس نے بعنوان "معارف قرآن مجید" کی۔ آپ نے نزول قرآن کریم کا ذکر کرتے ہوئے اس کی بے نظیر تعلیم کے اثرات [illegible] حضرت عمرؓ کے قبول اسلام کا واقعہ [illegible] روشنی ڈالی اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا قرآن کریم سیکھنے سکھانے سے متعلق ایک ارشاد سنا کر بہنوں کو قرآن کا زیادہ سے زیادہ سیکھنے کی تلقین کی۔ بعد ازاں جلسہ کی کارروائی ختم ہونے کا اعلان کیا گیا اس اجلاس میں اسٹیج سیکرٹری کے فرائض محترمہ [illegible] صاحبہ نگران ناصرات الاحمدیہ قادیان نے انجام دیئے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

دوسرے وقت کی تمام کارروائی مردانہ جلسہ گاہ سے بذریعہ لاؤڈ اسپیکر زنانہ جلسہ گاہ میں سنائی گئی۔ اسی دن سات بجے شام نمائندگان لجنات اماء اللہ بھارت کی میٹنگ منعقد کی گئی۔ اس میٹنگ میں مندرجہ ذیل لجنات کی نمائندگان شامل ہوئیں:۔

قادیان، حیدرآباد، سکندرآباد، [illegible] شموگہ، کلکتہ، بمبئی، مدراس، کرڈاپلی، [illegible] شاہجہانپور، کٹک، بنگلور، راٹھ، پنکال، برہ پورہ، موسیٰ بنی مائنز، کانپور، پٹنہ، جمشید پور اور بھدرک۔

اس میٹنگ میں محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے لائحہ عمل ۸۱-۱۹۸۰ء کے مطابق کام کرنے کے متعلق ہدایات دیں۔ نیز گذشتہ سال یعنی ۸۰-۱۹۷۹ء میں اول، دوئم، سوئم اور چہارم آنے والی لجنات کے ناموں کا اعلان فرمایا اور ان عہدیداران کو جنہوں نے دوران سال تعاون کے ساتھ کام کیا اظہار خوشنودی عطا فرمائیں جزاکم اللہ احسن الجزاء پوزیشن لینے والی لجنات کے نام درج ذیل ہیں۔

شہری لجنات:۔

اوّل	لجنہ قادیان
دوئم	لجنہ شموگہ
سوئم	لجنہ بنگلور
چہارم	لجنہ حیدرآباد

دیہاتی لجنات:۔

اوّل	لجنہ کرڈاپلی
دوئم	لجنہ موسیٰ بنی مائنز
سوئم	لجنہ [illegible]
چہارم	[illegible]

دوسرا دن - پہلا اجلاس

دوسرے دن ۱۹ دسمبر ٹھیک ۱۰ بجے جلسہ کی کارروائی شروع ہونی تھی چونکہ پہلے محترمہ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ مرکزیہ ربوہ کی آمد کی اطلاع موصول ہوئی تھی اور ۱۹ دسمبر کو تشریف لانے کی [illegible] کا پروگرام تھا لیکن [illegible] کی وجہ سے وہ قادیان تشریف [illegible] اور یہ جلسہ محترمہ سیدہ امۃ القدوس [illegible] صاحبہ صدر لجنہ مرکزیہ کی صدارت میں ہی منعقد ہوا محترمہ امۃ اللطیف صاحبہ سندھی نے تلاوت قرآن کریم کی اور عزیزہ منصورہ عصمت نے نظم "حمد و ثنا اسی کو جو ذات جاودانی" سنائی۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر خاکسار بشریٰ طیبہ کی تھی۔ موضوع تھا "حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئیاں" خاکسار نے حضرت مسیح موعودؑ کا ماموریت کے متعلق پہلا الہام سناتے ہوئے آپ کی اس وقت کی حالت سے آج کی حالت کا موازنہ کرتے ہوئے آپ کی بعض اہم پیشگوئیوں پر روشنی ڈالی۔

"جماعت احمدیہ کا شاندار مستقبل" اس عنوان پر عزیزہ امۃ العزیز نے تقریر کی عزیزہ نے اپنی تقریر میں اسلام کی ابتدائی ترقی پھر زوال کے زمانہ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کے بعد جماعت احمدیہ کے قیام اور اس کی تبلیغی سرگرمیوں کے ذریعہ دنیا میں ہونے والی خوشگوار تبدیلی کا منظر پیش کیا۔

اس تقریر کے بعد عزیزہ صاحبزادی امۃ المومن صاحبہ صاحبزادی محترم صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب نے ایک فارسی نظم حضرت مسیح موعودؑ کا فارسی کلام خوش الحانی سے سنایا۔

بعد ازاں محترمہ صدر صاحبہ نے بہنوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا بیحد شکر و احسان ہے کہ اس نے ہمیں جماعت احمدیہ میں داخل ہونے اور چودھویں صدی کے مجدد کو ماننے کی توفیق دی۔ اب ہم پندرہویں صدی میں داخل ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ اس صدی کو غلبہ اسلام کی صدی بنا دے۔ آج جب کہ آپ سب اس وقت اس ملک میں جہاں حضرت مسیح موعودؑ مبعوث ہوئے اور اس بستی میں جہاں سے یہ آواز بلند کی گئی جمع ہیں تو آپ سب کو آپ کی ان ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتی ہوں جن کی طرف ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بار بار توجہ دلا رہے ہیں۔

چنانچہ سیدہ موصوفہ نے خطاب جاری رکھتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ کے الہامات، آپ کی کتب کے اقتباسات حضرت المصلح الموعودؓ کی تقاریر کے اقتباسات اور حضور پرنور کے خطبات سے بعض اقتباسات سناتے ہوئے بہنوں کو قرآن کریم سیکھنے سکھانے اور اس کی تعلیم پر عمل کرنے بد رسوم کو ترک کرنے توحید خالص پر قائم رہنے قرون اولیٰ کی مستورات اور صحابیات کے نمونہ پر عمل کرنے [illegible] کی پابندی کی طرف خاص توجہ دینے کی تلقین فرمائی تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ دعاؤں پر زور دیں۔ حضور انور کے ارشاد کے مطابق لا الہ الا اللہ کا ورد بکثرت جاری رکھیں تاکہ حضور پرنور کی دی ہوئی بشارتوں کے مطابق ہم بہنیں مسکراتے ہوئے قربانیاں دیتے ہوئے آگے بڑھتے جائیں اور آپ کی قیادت میں غلبہ اسلام کا دن دیکھنا نصیب ہو۔ آمین اللھم آمین۔

اس خطاب کے بعد عزیزہ راشدہ [illegible] نے حضرت مصلح موعودؓ کی نظم "مُردوں کی طرح باہر نکلو اور ناز و ادا کو رہنے دو" سنائی۔

"برکاتِ خلافت" اس موضوع پر محترمہ سراج سلطانہ صاحبہ نائب صدر لجنہ قادیان نے تقریر کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں بتایا کہ قرآن مجید [illegible] امت مسلمہ کو خلافت [illegible] وابستہ رہنے کی تلقین کی گئی تھی لیکن خلافت کا دامن چھوڑ دینے کی وجہ سے ہی ان پر زوال آیا۔ پھر آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کا ایک اقتباس سنا کر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کا ذکر کرتے ہوئے خلافت کے ساتھ وابستگی کی وجہ سے جماعت احمدیہ کی ترقی اور احمدیت کے دشمنوں کی ناکامی کا تفصیلاً ذکر کیا۔

ازاں بعد محترمہ بشارت جہاں صاحبہ آف کلکتہ نے "تربیتِ اولاد" کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں [illegible] کی تربیت سے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد سناتے ہوئے والدین کو اپنا ذاتی نمونہ بچوں کے سامنے [illegible] رنگ میں پیش کرنے کی تلقین کی۔

"صداقت حضرت مسیح موعودؑ کے چند [illegible] دلائل" اس عنوان پر عزیزہ عقیلہ [illegible] نے تقریر کی۔ عزیزہ نے اپنی تقریر میں [illegible] [illegible] آپ کی جماعت احمدیہ کے [illegible] کامیابی [illegible] اسلام اور حالات [illegible] اسپین میں [illegible] سال بعد [illegible] کو [illegible] ثبوت پیش کیا۔

اس کے بعد عزیزہ نصرت بیگم بدر نے نظم "شور ہو دے کے نجد کے [illegible]" [illegible] الحانی سے سنائی۔

اس کے بعد غیر ممالک سے آنے والی مندرجہ ذیل بہنوں نے اس موقعہ پر اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔

۱۔ محترمہ بیگم [illegible] خورشید صاحبہ آف کراچی
۲۔ محترمہ حسنی کالو صاحبہ آف ماریشس
۳۔ محترمہ امۃ الحی صاحبہ صاحبزادی ڈاکٹر [illegible] منور احمد صاحب آف انگلستان
۴۔ محترمہ انیسہ شیخ صاحبہ آف کراچی۔

ازاں بعد جلسہ کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

دوسرا اجلاس

[illegible] اجلاس نماز جمعہ و نماز عصر کی ادائیگی [illegible] شروع ہوا۔ اس اجلاس کی صدارت [illegible] محترمہ سیدہ امۃ القدوس صاحبہ نے فرمائی۔ عزیزہ وحیدہ [illegible] تلاوت قرآن کریم کی۔ اور عزیزہ فریدہ عفت نے نظم "خوش نصیب کہ تم قادیاں میں رہتے ہو" سنائی۔

"حضرت مصلح موعود کے احسانات طبقہ نسواں پر" اس عنوان پر عزیزہ امۃ الرفیق نے تقریر کی۔ عزیزہ نے اپنی تقریر میں آپ کے احسانات، عورتوں میں تنظیم لجنہ کا قیام، عورتوں میں درس و تدریس، بچیوں کی تعلیم کے لئے اسکول اور مستورات میں تقاریر کا سلسلہ وغیرہ پر روشنی ڈالی۔

بعدہٗ محترمہ فرحت النساء صاحبہ "اطمینان قلب کس طرح حاصل کیا جا سکتا ہے" کے موضوع پر تقریر کی۔ محترمہ نے اپنی تقریر میں دولت مند لوگوں کی بے اطمینان زندگی کا ذکر کرتے ہوئے قرآن کریم اور احادیث کے حوالہ جات دے کر اور انبیاء کرام کی زندگی کو بطور نمونہ پیش کرتے ہوئے ثابت کیا کہ اطمینان قلب دولت کے ذریعہ نہیں بلکہ ذکر الٰہی کے ذریعہ حاصل کیا جا سکتا ہے۔

ازاں بعد محترمہ نسیمہ بشریٰ صاحبہ سندھی نے نظم پڑھی:

"ذکرِ خدا پہ زور دے ظلمت دل مٹائے جا"

نظم کے بعد عزیزہ صاحبزادی امۃ الرؤف [illegible] نے تقریر کی۔ موضوع تھا "حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دور میں جماعت احمدیہ کی علمی ترقی" عزیزہ نے اپنی تقریر میں دینی تعلیم کے تحت قرآن کریم [illegible] عام کرنے کے تعلق سے حضور انور کے ارشادات سناتے ہوئے تفسیر [illegible] کی [illegible] کے تمام بڑے بڑے ممالک کے بڑے بڑے ہوٹلوں میں قرآن کریم کے نسخے رکھے جانے کے پروگرام تسبیح اور تحمید کی تحریک، سورۃ بقرہ کی سترہ آیات باترجمہ حفظ کرنے کی تحریک، فضل عمر فاؤنڈیشن کے تحت علمی مقالہ جات مقابلہ کے لئے لکھنے کی تحریک اور عظیم تعلیمی منصوبہ پر روشنی ڈالی۔

"اسلامی پردہ" اس عنوان پر عزیزہ امۃ الشفیع سلطانہ نے تقریر کی۔ عزیزہ نے اپنی تقریر میں قرآن کریم کے حوالے سے پردہ کی تشریح بیان کی اور حضرت المصلح الموعودؓ کے ارشادات اور حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ مرکزیہ ربوہ کے ارشادات سناتے ہوئے پردہ کی پابندی نہ کرنے کے نقصانات بیان کئے۔

اس کے بعد ناصرات کی ایک بچی عزیزہ صالحہ آف سکندر آباد نے انگلش میں تقریر کی۔ بعدہٗ محترمہ مریم بیگم صاحبہ نے "وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا" نظم سنائی۔

MORAL AND SPRITUAL TEACHINGS OF ISLAM AND OUR DUTIES اس عنوان پر محترمہ شمیم بیگم صاحبہ نے انگلش میں تقریر کی۔ موصوفہ نے بتایا کہ اسلام نے مرد اور عورت دونوں کے لئے نہایت بیش قیمت تعلیمات پیش کی ہیں اور ایک معاشرہ کے قیام کے لئے اسلام نے مرد کو تاکید کی ہے کہ وہ شادی کے لئے ایسی عورت کا انتخاب کرے جو دیندار ہو کیونکہ دیندار عورت کی گود میں جو نونہال پروان چڑھیں گے ظاہر ہے وہ بھی بااخلاق اور دیندار ہوں گے۔ نیز بتایا کہ اسلام نے بچوں کی عمدہ پرورش اور اعلیٰ تربیت کے لئے ایسی تعلیمات بیان کی ہیں جن کا بچپن سے ہی خیال رکھنے کے نتیجہ میں ایک اعلیٰ قوم تیار ہو سکتی ہے۔

اس کے بعد عزیزہ مبارکہ شاہین نے بعنوان "قبولیت دعا کے اثرات" تقریر کی۔ عزیزہ نے اپنی تقریر میں انبیاء علیہم السلام کی دعا اور اس کے اثرات بیان کرتے ہوئے آخر میں حضرت مسیح موعودؑ کی قبولیت دعا کے چند واقعات سنائے۔

اس جلسہ کی آخری تقریر "اسلام میں عورت کی قربانیاں" عزیزہ شمیم اختر گیانی کی تھی۔ انہوں نے اپنی تقریر میں قرون اولیٰ کی عورتوں کی بہادری اور جرأت کے واقعات سنا کر اس عنوان پر روشنی ڈالی۔

بعد ازاں محترمہ صدرہ صاحبہ نے جلسہ بخیر و خوبی ختم ہونے پر اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے [illegible] خدمات [illegible] خاموشی [illegible] کا دورانِ ڈیوٹی کو رونا اور ڈیوٹی دینے والی ممبرات کا شکریہ ادا کیا نیز جو بہنیں شدید خواہش رکھنے کے باوجود [illegible] کی وجہ سے اس [illegible] شامل نہیں ہو سکیں ان کے لئے دعا کی درخواست کی۔

اس کے بعد [illegible] کی کارروائی [illegible] کا اعلان کیا گیا۔ الحمد للہ دونوں [illegible] دونوں اجلاسوں میں اسٹیج [illegible] کے فرائض محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ قادیان نے ادا کئے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

جلسہ میں حاضری اس طرح رہی۔

پہلے دن	۱۵۵۶
دوسرے دن	۲۰۵۲
تیسرے دن	۱۹۰۹

اللہ تعالیٰ ہماری پیاری اور محترمہ حضرت آپا جان صاحبہ اور حضرت چھوٹی آپا جان صاحبہ صدر لجنہ مرکزیہ ربوہ کو صحت والی لمبی زندگی عطا فرمائے اور ہم سب کو مزید خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

درخواست ہائے دُعا

۱۔ مکرم سید عبد العزیز صاحب یوجرسی امریکہ، جن کے قیمتی مضامین اکثر اخبار بدر کے صفحات کی زینت بنتے رہتے ہیں، ان دنوں بعض مشکلات سے دوچار ہیں۔ ادارہ بدر اپنے اس دیرینہ اور مخلص کرم فرما کے لئے تمام بزرگان اور احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے موصوف کی جملہ مشکلات کا ازالہ فرمائے اور جملہ نیک مقاصد میں کامیابی سے نوازے۔ آمین۔

۲۔ مکرم غلام احمد صاحب احمدی چرگاؤں (جھانسی) کی اہلیہ محترمہ اپنے بیٹے عزیز علاء الدین مبارک سلمہٗ کی قانون کے امتحان میں نمایاں کامیابی کی خوشی میں دو غیر از جماعت احباب کے نام ۶/۶ ماہ کے لئے اخبار بدر جاری کراتے ہوئے عزیز کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔

۳۔ محترمہ اختر النساء صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر نواب علی صاحب موسیٰ بنی مائنز (بہار) مختلف مدات میں مبلغ پندرہ روپیہ داخل خزانہ کرتے ہوئے اپنے بیٹے عزیز عاشق احمد صاحب سلمہٗ کی صحت و سلامتی اور دینی و دنیوی ترقیات کے حصول کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔ ایڈیٹر بدر

۴۔ عزیز انعام اشعر صاحب ابن مکرم فضل الٰہی خان صاحب درویش نائب ناظر امور عامہ دس سال کے بعد مغربی جرمنی سے قادیان آئے تھے۔ عزیز موصوف [illegible] کو واپس فرینکفورٹ مغربی جرمنی جا رہے ہیں۔ موصوف اپنے خاندان اور خصوصاً اپنے بیمار بچہ عزیزہ ثمر انعام [illegible] کی شفایابی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ خاکسار ملک صلاح الدین انچارج وقف جدید

۵۔ مکرم سردار احمد خان صاحب احمدی اودے پور (راجستھان) کے چھوٹے بھائی مکرم مختار احمد خان صاحب اور ان کے بزنس پارٹنر مکرم نظام الدین خان صاحب (موخر الذکر دوست غیر احمدی ہیں) کو ان دنوں اپنے مخالفین کی جانب سے دائر کردہ ایک مقدمہ درپیش ہے۔ ہر دو اصحاب مبلغ ۱۰۰/- روپیہ مد زکوٰۃ میں ادا کرتے ہوئے مخالفین کے شر سے محفوظ رہنے اور مقدمہ میں باعزت بریت کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ مکرم سردار محمد صاحب نے بھی تحریک دعا کی غرض سے مد اعانت بدر میں مبلغ پانچ روپیہ ادا کئے ہیں۔ فجزاہ اللہ خیراً۔ خاکسار ظہیر احمد خادم انسپکٹر بیت المال

۶۔ جماعت احمدیہ یادگیر کے بچوں کی امتحانات میں نمایاں کامیابی خاکسار کی ہمشیرہ کی کامل شفایابی اور خود خاکسار کی دینی و دنیوی ترقیات کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار عبد المجید ناگہ یادگیر [illegible]

نتیجہ امتحان دینی نصاب مبتدی، متقدم مجالس خدام الاحمدیہ بھارت

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان کی طرف سے امسال مبتدی اور متقدم ہر دو گروپس کے دینی نصاب کا جو امتحان لیا گیا اس کا نتیجہ درج ذیل ہے۔ اللہ تعالیٰ کامیاب ہونے والے خدام کو مبارک کرے اور ان کے علم اور ایمان میں فراوانی عطا فرمائے۔ آمین۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

امتحان مبتدی

مجلس خدام الاحمدیہ قادیان

نام	نمبر حاصل کردہ
۱. مکرم خواجہ بشیر احمد صاحب	۷۵ اوّل
۲. " محمد نعیم احمد صاحب	۶۴
۳. " محمد رشید صاحب طارق	۶۱
۴. " ماسٹر یعقوب احمد صاحب	۶۱
۵. " شاہد احمد صاحب قاضی	۶۰
۶. " نصیر احمد صاحب حافظ آبادی	۵۸
۷. " مظفر احمد اقبال صاحب	۵۷
۸. " سید آفتاب احمد صاحب	۵۶
۹. " مرزا مسعود احمد صاحب	۵۶
۱۰. " مظفر اقبال صاحب جیمہ	۵۵
۱۱. " غلام احمد صاحب قادر	۵۵
۱۲. " محمد سعادت اللہ صاحب	۵۴
۱۳. " مطلوب احمد صاحب خورشید	۵۵
۱۴. " شیخ علاء الدین صاحب	۵۴
۱۵. " ہمایوں کبیر صاحب	۵۴
۱۶. " شمشاد احمد صاحب عدن	۵۴
۱۷. " سلیم احمد صاحب ناصر	۵۳
۱۸. " محمد رفیق صاحب طارق	۵۳
۱۹. " مبرور احمد صاحب مبشر	۵۳
۲۰. " سید مبشر احمد صاحب	۵۲
۲۱. " کے اے محمد ظفر اللہ صاحب	۵۲
۲۲. " ابو صالح صاحب	۵۲
۲۳. " حافظ مرزا مظہر احمد صاحب	۵۲
۲۴. " منور احمد صاحب شاہد	۵۲
۲۵. " محمد اسمٰعیل صاحب مالاباری	۵۱
۲۶. " اعجاز احمد صاحب تابانی	۵۱
۲۷. " منیر احمد صاحب طاہر	۵۱
۲۸. " جمیل احمد صاحب ریڈیو میکر	۵۰
۲۹. " منصور احمد صاحب گھٹیالیاں	۵۰
۳۰. " محمد سلیم صاحب نور ڈر	۴۷
۳۱. " سی جی عبد الکریم صاحب	۴۶
۳۲. " نصیر احمد صاحب یحییٰ	۴۶
۳۳. " انور احمد صاحب تنویر	۴۵
۳۴. " عزیز احمد صاحب گجراتی	۴۳
۳۵. " ممتاز احمد صاحب	۴۳
۳۶. " شبیر احمد صاحب گجراتی	۴۲
۳۷. " محمد رحمت اللہ صاحب	۴۲
۳۸. مکرم شکیل احمد صاحب موسیٰ	۴۲
۳۹. " ملک منیر احمد صاحب	۴۲
۴۰. " محمد ظفر اللہ صاحب مدراسی	۴۲
۴۱. " وسیم احمد صاحب صدیق	۴۰
۴۹. " جمیل احمد صاحب امینی	۴۰
۴۲. " شیر محمد صاحب گجراتی	۴۰
۴۴. " کے عبد السلام صاحب	۳۹
۴۵. " منظور احمد صاحب مبشر	۳۹
۴۶. " مسعود احمد صاحب راشد	۳۹
۴۷. " مکرم شمس الہدیٰ صاحب	۳۸
۴۸. " ایم ظفر احمد صاحب	۳۸
۴۹. " عبد المجید صاحب اختر	۳۵
۵۰. " منور احمد صاحب سلیم	۳۳
۵۱. " کمال الدین صاحب خان	۳۳
۵۲. " منور احمد صاحب مبشر	۳۳

مجلس خدام الاحمدیہ موسیٰ بنی مائنز

نام	نمبر
۱. مکرم شیخ جبار صاحب	۶۸
۲. " " ظفر احمد صاحب	۶۷
۳. " امام خاں صاحب	۶۳
۴. " شیخ لقمان صاحب	۶۲
۵. " غلام عظیم صاحب	۶۰
۶. " شیخ نعمان صاحب	۵۹
۷. " رحمان خانصاحب	۶۰
۸. " مکرم اطہر خاں صاحب	۵۸
۹. " شیخ رحیم صاحب	۵۸
۱۰. " جبار خاں صاحب	۵۷
۱۱. " سرفراز احمد خاں صاحب	۵۷
۱۲. " منظور احمد صاحب	۵۶
۱۳. " رحیم خانصاحب	۵۶
۱۴. " شیخ حکیم صاحب	۵۵
۱۵. " منصور احمد صاحب	۵۵
۱۶. " ادریس احمد خانصاحب	۵۴
۱۷. " شیخ رمضان خاں صاحب	۵۳
۱۸. " شمشیر خاں صاحب	۵۳
۱۹. " احمد خاں صاحب	۵۳
۲۰. " بشیر احمد صاحب	۵۳
۲۱. " مقصود احمد صاحب	۵۲
۲۲. " جلال الدین خانصاحب	۵۰
۲۳. " عالم خانصاحب	۵۰
۲۴. " جابل خاں صاحب	۴۶
۲۵. مکرم بشیر محمد صاحب	۴۶
۲۶. " اسحاق خاں صاحب	۴۱
۲۷. " ظریف احمد خاں صاحب	۴۰
۲۸. " غنی محمد صاحب	۳۹

مجلس خدام الاحمدیہ کیرنگ

نام	نمبر
۱. مکرم نظارت احمد خاں صاحب	۷۰ سوم
۲. " شیخ عبد اللہ بلال صاحب	۶۶
۳. " احمد خاں صاحب	۶۲
۴. " شیخ ابراہیم صاحب	۶۱
۵. " مجیب الرحمان صاحب	۵۹
۶. " عاشق محمد صاحب	۵۷
۷. " میاں جان خاں صاحب	۵۵
۸. " افضل خاں صاحب	۵۵
۹. " شفقت اللہ خانصاحب	۵۵
۱۰. " محمد فیروز صاحب خاں	۵۴
۱۱. " منور احمد صاحب خاں	۵۳
۱۲. " برل خاں صاحب	۵۳
۱۳. " شیخ فضل الرحمن صاحب	۵۲
۱۴. " منشی احمد خاں صاحب	۵۲
۱۵. " تعریف احمد صاحب	۵۲
۱۶. " مومن خاں صاحب	۵۱
۱۷. " غلام احمد خاں صاحب	۴۹
۱۸. " خضر حیات خاں صاحب	۴۶
۱۹. " شریف محمد صاحب	۴۶
۲۰. " جہانگیر خاں صاحب	۴۵
۲۱. " فرید خاں صاحب	۴۲
۲۲. " شجاعت احمد خاں صاحب	۴۰

مجلس خدام الاحمدیہ ناصر آباد

نام	نمبر
۱. مکرم نثار احمد بٹ صاحب	۶۱
۲. " عبد الحمید صاحب لون	۶۱
۳. " عبد الخالق صاحب بٹ	۶۰
۴. " غلام حسین صاحب پڈر	۵۸
۵. " عبد الرحمٰن صاحب بٹ	۵۵
۶. " دیوانہ گلزار احمد صاحب ڈار	۵۴

مجلس خدام الاحمدیہ حیدر آباد

نام	نمبر
۱. مکرم احمد عبد الباسط صاحب	۶۲
۲. " محمد عظیم الدین صاحب	۶۲
۳. " شکیل احمد صاحب	۶۱
۴. مکرم شمس الدین صاحب	۵۸
۵. " احمد عبد الشکور صاحب	۴۸

مجلس خدام الاحمدیہ کانپور

نام	نمبر
۱. مکرم جمیل احمد صاحب صدیقی	۶۲
۲. " محمد رشید صاحب صدیقی	۴۶

مجلس خدام الاحمدیہ سکندر آباد

نام	نمبر
۱. مکرم سلطان محمد الدین صاحب	۵۱
۲. " سید منصور احمد صاحب عاملی	۵۱
۳. " مقصود احمد صاحب شمس	۵۰
۴. " رشید احمد صاحب اختر	۴۸

مجلس خدام الاحمدیہ ہاری پاری گام

نام	نمبر
۱. مکرم محمد رمضان صاحب شیخ	۴۵
۲. " محمد یوسف صاحب شیخ	۴۴
۳. " غلام نبی صاحب راتھر	۴۲
۴. " غلام حسن صاحب شیخ	۴۰
۵. " محمد سلطان صاحب شیخ	۳۷
۶. " رفیق احمد صاحب بٹ	۳۵
۷. " محمد مقبول صاحب راتھر	۳۳

مجلس خدام الاحمدیہ کلکتہ

نام	نمبر
۱. مکرم اعجاز احمد صاحب	۵۱
۲. " شیخ شمس الدین صاحب	۳۶
۳. " محمد صادق صاحب	۳۳

مجلس خدام الاحمدیہ علی گڑھ

نام	نمبر
۱. مکرم وسیم احمد صاحب فریدی	۷۰ سوم
۲. " مبارک احمد صاحب گنائی	۵۷
۳. " وسیم احمد صاحب شاہد	۴۹
۴. " مبارک احمد صاحب میر	۴۰
۵. " اسرار علی خانصاحب	۴۰
۶. " محمد ارشد صاحب	۵۰

مجلس خدام الاحمدیہ بھاگلپور

نام	نمبر
۱. مکرم اعجاز احمد صاحب خان	۵۶
۲. " آفتاب احمد خانصاحب	۵۵
۳. " محمد جبین صاحب	۴۸
۴. " جاوید خورشید صاحب	۴۳
۵. " سید مبارک احمد صاحب	۴۰
۶. " سید مبشر حسن صاحب	۳۹

مجلس خدام الاحمدیہ رشی نگر

نام	نمبر
۱. مکرم بشیر احمد صاحب لون	[illegible]
۲. " محمد رفیق صاحب بٹ	۵۷
۳. " نذیر احمد صاحب گنائی	۵۵
۴. " عبد المجید صاحب پانڈے	۵۵
۵. " فاروق احمد صاحب لون	۵۰
۶. " محمد اسحاق صاحب گنائی	۴۳
۷. " خورشید احمد صاحب گنائی	۴۰

۸۔ مکرم محمد امین صاحب گنائی ۴۴
۹۔ ״ عبد الحی صاحب گنائی ۴۳
۱۰۔ ״ غلام حسن صاحب گنائی ۴۴

مجلس خدام الاحمدیہ بھدرواہ

۱۔ مکرم ماسٹر رحمت اللہ صاحب ۵۸

مجلس خدام الاحمدیہ بھدرک

۱۔ مکرم شیخ وسیم احمد صاحب ۶۲
۲۔ ״ وسیم احمد صاحب ۵۶
۳۔ ״ نور محمد صاحب ۵۳
۴۔ ״ عبد الباسط صاحب ۵۴
۵۔ ״ شیخ عبد السلام صاحب ۴۴
۶۔ ״ مبارک احمد صاحب ۴۲
۷۔ ״ شیخ داؤد احمد صاحب ۳۸
۸۔ ״ وسیم احمد صاحب خورشید ۳۷
۹۔ ״ فیض احمد خان صاحب ۳۷
۱۰۔ ״ شیخ محمد احمد صاحب ۲۷
۱۱۔ ״ طارق احمد صاحب ۲۶
۱۲۔ ״ شیخ مبارک احمد صاحب ۲۶
۱۳۔ ״ طاہر احمد صاحب ۲۶
۱۴۔ ״ شیخ محمد اقبال صاحب ۲۳
۱۵۔ ״ نصیر احمد صاحب احمدی ۲۳
۱۶۔ ״ عزیز احمد شاہ صاحب ۲۳

مجلس خدام الاحمدیہ سورو

۱۔ مکرم شیخ مختار حسین صاحب ۵۶
۲۔ ״ سید نعیم احمد صاحب ۴۸
۳۔ ״ ایوب خان صاحب ۴۷
۴۔ ״ شمس الدین خان صاحب ۴۵
۵۔ ״ شیخ حفیظ اللہ صاحب ۴۲
۶۔ ״ مظفر احمد خان صاحب ۴۰
۷۔ ״ عبد الشکور خان صاحب ۳۳

مجلس خدام الاحمدیہ کرڈاپلی

۱۔ مکرم ظفر الدین احمد صاحب ۶۰
۲۔ ״ شیخ عبد الشمیم صاحب ۵۵
۳۔ ״ محمد ذکریا صاحب ۵۴
۴۔ ״ شیخ عبد اللہ صاحب ۵۲
۵۔ ״ رشید اللہ خان صاحب ۴۸
۶۔ ״ شیخ حبیب الرحمن صاحب ۴۸
۷۔ ״ محمد ظہور الدین صاحب ۴۶
۸۔ ״ محمد نذیر صاحب ۴۶
۹۔ ״ ظفر اللہ صاحب ۴۵
۱۰۔ ״ کفایت صاحب ۴۳
۱۱۔ ״ دلاور خان صاحب ۴۳
۱۲۔ ״ ناصر خان صاحب ۴۰
۱۳۔ ״ شیخ وسیم صاحب ۳۸

مجلس خدام الاحمدیہ پینگال

۱۔ مکرم محمد نذیر صاحب ۵۰

۲۔ نام نہیں لکھا (بے نام) ۴۹
۳۔ مکرم محمد شفیق صاحب ۴۶
۴۔ ״ سرباس خان صاحب ۴۳
۵۔ ״ ابوبکر خان صاحب ۳۹
۶۔ ״ فرزان علی خان صاحب ۳۷
۷۔ ״ محمد انور صاحب ۲۵

مجلس خدام الاحمدیہ کٹک

۱۔ مکرم عبد الباسط خان صاحب ۶۰
۲۔ ״ سید ابوبکر صدیق احمد صاحب ۶۰
۳۔ ״ طاہر احمد صاحب ۵۰
۴۔ ״ سید طیب احمد صاحب سلیم ۵۰
۵۔ ״ خالد احمد صاحب احمدی ۴۵
۶۔ ״ سید عبد المالک صاحب ۴۳
۷۔ ״ مبشر احمد صاحب ۴۱
۸۔ ״ عمر علی خان صاحب ۴۰
۹۔ ״ نور الدین خان صاحب ۳۶
۱۰۔ ״ حفیظ الدین احمد خان صاحب ۳۶
۱۱۔ ״ سید وسیم احمد حلیم ۳۴

مجلس خدام الاحمدیہ پاڑی پورہ

۱۔ مکرم میر عبد الرحمن صاحب ۷۲ دوم
۲۔ ״ شمس الدین صاحب ۶۵
۳۔ ״ مظفر احمد صاحب ظفر ۶۲
۴۔ ״ میر عبد الرشید صاحب ۶۴
۵۔ ״ عبد الرحیم صاحب ساجد ۵۸
۶۔ ״ میر منصور احمد صاحب ۵۸
۷۔ ״ محمد سلیم صاحب زاہد ۵۷
۸۔ ״ ارشد احمد خان صاحب ۵۵
۹۔ ״ شوکت احمد صاحب خان ۵۳
۱۰۔ ״ منصور احمد صاحب بٹ ۵۲
۱۱۔ ״ احسان اللہ صاحب ٹاک ۵۲
۱۲۔ ״ میر امتیاز احمد صاحب ۴۸
۱۳۔ ״ بشیر احمد صاحب کوٹے ۴۵
۱۴۔ ״ فاروق احمد صاحب شیخ ۴۴
۱۵۔ ״ یونس عزیز صاحب ۳۷

امتحان متقدم

مجلس خدام الاحمدیہ قادیان

۱۔ مکرم قریشی محمد فضل اللہ صاحب ۷۵ دوم
۲۔ ״ عمر الدین صاحب دہلوی ۷۳ سوم
۳۔ ״ دلاور خان صاحب ۶۹
۴۔ ״ تنویر احمد صاحب خادم ۶۸
۵۔ ״ رفیق احمد صاحب ناصر ۶۸
۶۔ ״ عبد الوکیل صاحب ۶۵
۷۔ ״ عبد الرؤف صاحب نیر ۶۴
۸۔ ״ مرزا مسعود احمد صاحب ۶۴
۹۔ ״ حافظ مظہر احمد صاحب طاہر ۶۴
۱۰۔ ״ ارادت احمد صاحب جاوید ۶۲
۱۱۔ ״ محمد عارف صاحب ننگلی ۶۲
۱۲۔ مکرم انعام الحق صاحب قریشی ۶۱
۱۳۔ ״ نصیر احمد صاحب عارف ۶۰
۱۴۔ ״ عبد الحفیظ صاحب عاجز ۵۹
۱۵۔ ״ منصور احمد صاحب گجراتی ۵۹
۱۶۔ ״ نذر الاسلام صاحب ۵۸
۱۷۔ ״ منور احمد صاحب چیمہ ۵۸
۱۸۔ ״ محمد یعقوب صاحب جاوید ۵۸
۱۹۔ ״ محمود احمد صاحب خادم ۵۷
۲۰۔ ״ ظہور احمد صاحب رفیق ۵۷
۲۱۔ ״ منور احمد صاحب خان ۵۶
۲۲۔ ״ وحید الدین صاحب ۵۶
۲۳۔ ״ راشد حسین صاحب ۵۶
۲۴۔ ״ اسماعیل صاحب خان ۵۶
۲۵۔ ״ ذوالفقار احمد صاحب ۵۶
۲۶۔ ״ محمد معراج علی صاحب ۵۶
۲۷۔ ״ حفیظ احمد صاحب مبشر ۵۶
۲۸۔ ״ اے۔ ایوب صاحب ۵۵
۲۹۔ ״ محمد انور صاحب گجراتی ۵۵
۳۰۔ ״ ریاض الہدیٰ صاحب ۵۵
۳۱۔ ״ نور الدین صاحب انور ۵۴
۳۲۔ ״ منیر الدین صاحب ناصر ۵۴
۳۳۔ ״ عبد المومن صاحب ۵۴
۳۴۔ ״ ریحان احمد صاحب ۵۴
۳۵۔ ״ چوہدری منصور احمد صاحب چیمہ ۵۴
۳۶۔ ״ محمد رحمت اللہ صاحب ۵۴
۳۷۔ ״ این الیاس احمد صاحب نبیل ۵۳
۳۸۔ ״ حبیب احمد صاحب اسلم ۵۳
۳۹۔ ״ مسرور احمد صاحب ممتاز ۵۳
۴۰۔ ״ رفیق احمد صاحب طاہر ۵۳
۴۱۔ ״ انعام مظفر صاحب ۵۳
۴۲۔ ״ سید بشارت احمد صاحب ۵۳
۴۳۔ ״ بشیر الدین صاحب ننگلی ۵۲
۴۴۔ ״ عبد الواسع صاحب ۵۲
۴۵۔ ״ مبارک احمد صاحب شیخوپوری ۵۲
۴۶۔ ״ منیر الحق صاحب بنگالی ۵۲
۴۷۔ ״ مصلح الدین صاحب سعدی ۵۲
۴۸۔ ״ چوہدری مسرور احمد صاحب چیمہ ۵۱
۴۹۔ ״ سید محسن علی صاحب ۵۱
۵۰۔ ״ محمد انعام صاحب ذاکر ۵۱
۵۱۔ ״ مظفر احمد صاحب طارق ۵۱
۵۲۔ ״ عبد اللطیف صاحب سندھی ۵۰
۵۳۔ ״ حبیب احمد صاحب خادم ۵۰
۵۴۔ ״ عبد الحمید صاحب کریم ۵۰
۵۵۔ ״ ایچ منیر احمد صاحب ثمن ۵۰
۵۶۔ ״ محبوب الرحمن صاحب فانی ۵۰
۵۷۔ ״ ذوالقرنین صاحب ۵۰
۵۸۔ ״ فرزان احمد خان صاحب ۵۰
۵۹۔ ״ بدر الدین صاحب مہتاب ۴۹
۶۰۔ ״ نصیر احمد صاحب جوؔ ۴۹
۶۱۔ ״ منور احمد صاحب مبشر ۴۹
۶۲۔ ״ مجید احمد صاحب طارق ۴۹
۶۳۔ مکرم فیروز الدین صاحب ۴۹
۶۴۔ ״ سید مظفر احمد صاحب ملک ۴۸
۶۵۔ ״ عبد الحفیظ صاحب نامرآبادی ۴۸
۶۶۔ ״ سرفراز احمد صاحب ہاشمی ۴۸
۶۷۔ ״ ممتاز احمد صاحب ناصر ۴۸
۶۸۔ ״ خالد محمود صاحب ۴۷
۶۹۔ ״ نصیر الدین صاحب قمر ۴۷
۷۰۔ ״ محمد احسن صاحب ۴۷
۷۱۔ ״ محمود احمد صاحب کالا افغاناں ۴۷
۷۲۔ ״ صلاح الدین صاحب چوہدری ۴۶
۷۳۔ ״ فضل عمر خان صاحب ۴۵
۷۴۔ ״ عبد العزیز صاحب اختر ۴۵
۷۵۔ ״ رشید احمد صاحب ملکانہ ۴۴
۷۶۔ ״ عبد الشکور صاحب بدرؔ ۴۴
۷۷۔ ״ محفوظ الرحمن صاحب ۴۳
۷۸۔ ״ منور احمد صاحب ناصر ۴۱
۷۹۔ ״ عبد المومن صاحب مالاباری ۴۰
۸۰۔ ״ عبد الکریم صاحب اختر ۴۰

مجلس خدام الاحمدیہ موسیٰ بنی مائنز

۱۔ مکرم منور احمد صاحب ۷۵ دوم
۲۔ ״ انوار احمد خان صاحب ۷۲
۳۔ ״ شکیل احمد صاحب خان ۶۶
۴۔ ״ مظفر خان صاحب ۶۶
۵۔ ״ شیخ ہمدم احمد صاحب ۶۵
۶۔ ״ منظور احمد صاحب ۶۳
۷۔ ״ محمد منور احمد صاحب ۶۲
۸۔ ״ منصور احمد صاحب خان ۶۲
۹۔ ״ خورشاب احمد خان صاحب ۶۲
۱۰۔ ״ شیخ احسان صاحب ۶۱
۱۱۔ ״ مسعود خان صاحب ۶۱
۱۲۔ ״ شوکت خان صاحب ۶۰
۱۳۔ ״ احسن خان صاحب ۵۹
۱۴۔ ״ ہدایت احمد صاحب ۵۸
۱۵۔ ״ فاروق احمد صاحب ۵۸
۱۶۔ ״ شیخ فیروز احمد صاحب ۵۷
۱۷۔ ״ شرافت احمد صاحب ۵۶
۱۸۔ ״ شیخ بشارت احمد صاحب ۵۶
۱۹۔ ״ اشرف خان صاحب ۵۵
۲۰۔ ״ خلیل احمد خان صاحب ۵۴
۲۱۔ ״ شمیم احمد صاحب ۵۴
۲۲۔ ״ شریف احمد صاحب ۵۱
۲۳۔ ״ شیخ اسماعیل صاحب ۵۰
۲۴۔ ״ داروغہ صاحب ۴۳

مجلس خدام الاحمدیہ لکھنؤ

۱۔ مکرم داؤد احمد صاحب ۶۳
۲۔ ״ محمد مشتاق صاحب ۵۳
۳۔ ״ اشتیاق صاحب ۴۴
۴۔ ״ مسعود احمد صاحب چوہدری ۴۴

(باقی)

منقولات

(۱) مُسلمان دوبارہ فتح کرنا چاہتے ہیں

پاپائے پیداائے کی سپین میں تعمیر کی جانے والی مسجد کے بارے میں سپین کے مؤقر ومتاز ہفت نامہ "رہنما" (GUIA DEL TIEMPO LIBRE) مورخہ ۱۹ تا ۲۵ نومبر ۱۹۸۰ء (جو قرطبہ، شبلیہ اور قادسیہ سے بیک وقت شائع ہوتا ہے) کی رپورٹ کا ترجمہ :-

"ـــ شاید تین صدیاں سے زائد ہو گئے۔ لیکن انہوں نے دوبارہ اُندلس کی طرف لوٹنا شروع کر دیا ہے۔ بلکہ یہاں پہنچ چکے ہیں اس سے میری مراد مسلمان ہیں ـــ قریباً دس صدیاں تک قرطبہ مسلمانوں کے سُنہری دورِ حکومت کا دارالخلافہ تھا اور تمام دُنیا کا ترقی یافتہ اور خوبصورت شہر تھا۔ جس میں مسلم بادشاہوں کی تعمیر کردہ عظیم مسجد پائی جاتی ہے۔ مسلمانوں کے مختلف فرقے بڑی تیز رفتاری سے اس کی طرف لوٹ رہے ہیں ـــ ان کا مقصد صاف ظاہر ہے یعنی قرطبہ کو اسلام کے لئے فتح کرنا ـــ حال ہی میں مسلم جماعت احمدیہ نے خدائے واحد کی عبادت بجالانے کے لئے ایک مسجد کی تعمیر شروع کر دی ہے ـــ اور یہ بات ایسی نہیں ہے کہ اسے مذاق قرار دیا جائے بلکہ نہایت سنجیدہ اور فکر انگیز ہے۔

سولہویں صدی عیسوی میں ایک مشہور فرانسیسی نجومی نے جس کی بعض پیشگوئیاں پوری ہو چکی ہیں۔ مثلاً اُس نے قبل از وقت نپولین، امپریلزم اور ہٹلر کی بربریت بلکہ اس کی موت کی بھی پیشگوئی کی تھی جو پوری ہوئی ـــ اس نے سپین میں اسلام کے دوبارہ غالب آنے اور صلیب کے ٹوٹ جانے کی پیشگوئی بھی کی ہوئی ہے کہ ـــ قرطبہ کا ایک شہری ملک کے خلاف (مسلمانوں کے حق میں) اُس وقت غداری کرے گا جبکہ ملک کی اقتصادی حالت بدتر ہو گی۔ اس وجہ سے اس شخص کو مسیحا سمجھا جائے گا۔

قرطبہ میں تبلیغِ اسلام میں کوشاں احمدیہ مسلم مشن کے امیر کرم الٰہی ظفر ہیں جو عطر فروخت کر کے گذارہ کرتے ہیں۔ وہ عرصہ تیس سال سے یہاں تبلیغِ اسلام کر رہے ہیں۔ شادی شدہ ہیں۔ اور چھ بچوں کے باپ ہیں۔ ان دنوں قرطبہ ہی میں فروکش ہیں ـــ آپ کی کوششوں کے نتیجہ میں قریباً یکصد سپینش باشندے اسلام قبول کر چکے ہیں۔

واضح رہے تعداد کی اتنی اہمیت نہیں جتنی کہ ایمان کی مضبوطی اہم چیز ہے ـــ جماعت احمدیہ تمام دُنیا میں پھیلی ہوئی ہے۔ خصوصاً ایشیا اور افریقہ میں۔ جہاں اس کے ارکان کی تعداد دس ملین (ایک کروڑ) کے لگ بھگ ہے۔ جماعت کے موجودہ رُوحانی سربراہ، عالیحضرت میرزا ناصر احمد صاحب ہیں جو بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت میرزا غلام احمد آف قادیان (۱۸۳۵ ـــ ۱۹۰۸ء) کے پوتے ہیں۔ اس جماعت کا مرکز ربوہ (پاکستان) میں ہے ـــ یہ پہلے مسلمان ہیں جو سات سو سال (سات صدیوں) کے بعد سپین میں سب سے پہلی مسجد تعمیر کر رہے ہیں۔

یہ مسجد پیدرو آباد (جو قرطبہ سے ۳۰ کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے) میں تعمیر کی جا رہی ہے۔ ایک ماہ ہوا اس کا سنگِ بنیاد رکھا گیا۔ زمین چار ہزار مربع میٹر (کل زمین چھ ہزار مربع میٹر ہے۔ مترجم) پر مشتمل ہے۔ جو تین ملین پسیتہ (سپینش کرنسی) میں خریدی گئی ہے۔ اور اس کی تعمیر پر ۹ ملین پسیتہ لاگت آئے گی۔ اور اُمید کی جاتی ہے کہ ایک سال کے اندر مکمل ہو گی ـــ اس مسجد کا سنگِ بنیاد جماعت احمدیہ کے رُوحانی سربراہ نے اپنے ہاتھوں سے رکھا۔ جنہوں نے اس موقعہ پر نہایت فراخ دلی سے گاؤں والوں میں سپینش کرنسی کے سَو سَو کے نوٹ تقسیم کئے ـــ"

(۲) "سات سو سال بعد مسجد کی تعمیر"

نئی دہلی سے شائع ہونے والا جماعت اسلامی کا مؤقر روزنامہ "دعوت" مجریہ ۱۶ نومبر ۱۹۸۰ء "عالم اسلام" کے کالم میں مندرجہ بالا عنوان کے تحت رقم طراز ہے :-

"میڈرڈ ـــ گذشتہ ماہ ۷ سو سال کے بعد پہلی مسجد کی تعمیر کا سنگِ بنیاد یہاں سپین میں رکھا گیا۔

جس جگہ مسجد تعمیر کی جا رہی ہے وہ میڈرڈ شہر سے ۲ سو میل جنوب میں شاہراہ کے قریب مشہور تاریخی شہر قرطبہ سے چند میل کی دُوری پر واقع ہے۔ مسجد ڈیڑھ ایکڑ کے رقبہ میں تعمیر ہو رہی ہے۔"

(۳) "سات سو سال بعد اسپین میں مسجد کی تعمیر"

بنگلور سے شائع ہونے والے اُردو روزنامہ "آزاد" نے اپنی ۱۷ نومبر ۱۹۸۰ء کی اشاعت میں متذکرہ بالا عنوان کے تحت جو خبر شائع کی، ملاحظہ فرمائیے :-

"میڈرڈ (اسپین) ۱۵ نومبر ـــ (آلفا) اسپین میں جو کسی زمانہ میں اُندلس کہلاتا تھا اور خلافتِ اسلامیہ کا ایک علاقہ تھا اب سات سو سال کے بعد پہلی بار مسجد کی تعمیر ہو رہی ہے۔ جس کا سنگِ بنیاد ۹ اکتوبر کو یہاں رکھا گیا تھا۔ اس مسجد کے لئے کئی ایک اسلامی ممالک کی جانب سے گراں قدر عطیات فراہم کئے گئے ہیں (یہ درست نہیں بلکہ یہ مسجد جماعت احمدیہ محض اپنے خرچ پر تعمیر کر رہی ہے۔ ناقل) جو یہاں اسلامی سفارت خانے کے مسلمان ملازموں کے ساتھ ساتھ مقامی اسپینی مسلمانوں کے لئے نماز کی بھی منظم سہولت فراہم کرے گی۔ اس مسجد کی تعمیر مشہور تاریخی شہر مقام قرطبہ سے چند میل دُور بغداد جانے والی شاہراہ کے کنارے ہو رہی ہے۔ اس مسجد کا رقبہ ڈیڑھ ایکڑ ہے۔ مگر اس میں اضافہ کی گنجائش ہے۔ یہ بھی یاد رہے کہ قرطبہ کی مسجد قرطبہ برسوں بعد دوبارہ مسلمانوں کی نگرانی میں دے دی گئی ہے۔"

(۴) "اسپین میں نئی مسجد"

ہفت روزہ "صدق جدید" لکھنؤ مجریہ ۲۸ نومبر ۱۹۸۰ء میں "اسپین میں نئی مسجد" کے زیر عنوان لکھتا ہے :-

"اسپین (اندلس) میں صدیوں کے بعد مسجد قرطبہ کی بحالی اور بازیابی کی خبر جن پر سارے عالم اسلام نے سجدۂ شکر ادا کیا ہوگا، آئے ہوئے ایک مدت ہو چکی۔ اب اس ملک سے ایک اور زیادہ خوش آئند اور تقریباً غیر متوقع خبر یہ آئی ہے کہ وہاں دارالحکومت میڈرڈ سے سو میل کے فاصلہ پر مسلمانوں کو ایک نئی مسجد تعمیر کرنے کی اجازت مل گئی ہے اور یہ عالی شان مسجد انشاء اللہ بہت جلد تعمیر ہو جائے گی۔ اور اس ملک میں جہاں کئی صدی تک مسلمان حکمران رہنے کے بعد وہاں سے نکال دیئے گئے تھے اور اُن کی مساجد یا تو منہدم کر دی گئی تھیں۔ یا ان کو کلیسا کی شکل دے دی گئی تھی، پہلی بار ایک نئی مسجد میں پنج وقتہ صدا ئے اذان بلند ہو گی اور نماز ادا کی جائے گی۔

اس خبر سے یہ مترشح ہوتا ہے کہ اس ملک میں اب بھی کسی مقام پر مسلمان خاصی تعداد میں آباد ہیں اور ان میں مسجد کا بھی اس درجہ اہتمام ہے کہ وہ اپنے لئے مسجد تعمیر کرا رہے ہیں۔"

خط و کتابت کرتے ہوئے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیجئے (مینیجر بدر)

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
MANUFACTURERS & ORDER SUPPLIERS.
PHONES :- 52325/52686 .P.P.
ورائٹی
پائیدار بہترین ڈیزائن پر ہیلد سول اور ربڑ شیٹ کے سینڈل، زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز
مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز۔
چپل پروڈکٹس
۲/۲۹ ۴م مکھنیا بازار - کانپور (یو۔پی)

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹروں کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے
AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY,
MADRAS - 600004.
Phone No. 76360.
آٹو ونگس

جلسہ سالانہ قادیان پر آنے والے معزز مہمانوں کے اعزاز میں
جناب سردار ست نام سنگھ صاحب باجوہ کی طرف سے ٹی پارٹی

مکرم جناب سردار ست نام سنگھ صاحب باجوہ قادیان کے جماعت کے ساتھ بہت ہی عمدہ مراسم ہیں۔ وہ کئی سالوں سے اپنی کوٹھی پر جلسہ سالانہ قادیان پر آنے والے معزز مہمانوں کے اعزاز میں ایک ٹی پارٹی کا انتظام کرتے ہیں۔ امسال بھی ۲۰؍دسمبر ۱۹۸۰ء کو یہ اہتمام کیا۔ اس پارٹی میں مختلف ممالک اور ہندوستان کے مختلف علاقوں میں سے آئے ہوئے قریباً دوصد مہمانوں کو انہوں نے اپنے ہاں مدعو کیا۔ اس موقعہ پر ضلع کے افسران میں سے جناب ڈی۔سی۔ صاحب اور جناب ایس۔ ایس۔ پی صاحب بھی شامل تقریب تھے۔

ابتداء میں مکرم سردار ست نام سنگھ صاحب باجوہ اور مکرم جناب سرِیلا صاحب نے معزز مہمانوں کا خیر مقدم کرتے ہوئے اپنے جذبات محبت کا اظہار کیا۔ اس کے بعد جماعت کی طرف سے مکرم سید مفتی احمد صاحب آئی۔ جی پٹنہ اور مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر امور عامہ نے محترم سردار باجوہ صاحب کا شکریہ ادا کیا کہ وہ ہر سال یہ محبت بھری تقریب پیدا کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ہمارے باہمی تعلقات کو مزید خوشگوار و مستحکم بنائے۔ دوران گفتگو محترم ڈی۔سی۔ صاحب اور محترم ایس۔ ایس۔ پی صاحب نے اس تقریب کے انعقاد پر بہت ہی اچھے تاثرات کا اظہار فرمایا۔

(نامہ نگار)

پروگرام دورہ مکرم مولوی محمد اکرم صاحب انسپکٹر وقف جدید

جماعت ہائے احمدیہ اُتر پردیش

جماعت ہائے احمدیہ اُتر پردیش کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم مولوی محمد اکرم صاحب اور مکرم فرید احمد صاحب انسپکٹران وقف جدید مندرجہ ذیل پروگرام کے تحت دورہ کر رہے ہیں۔ لہٰذا عہدیداران جماعت نیز احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ہر دو انسپکٹران کے ساتھ تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۲۱/۱/۸۱	موہا - کھیریا	۸/۲/۸۱	۱	۹/۲/۸۱
میرٹھ	۲۲/۱/۸۱	۲	۲۴	مسکرا	۹	۱	۱۰
امروہہ	۲۴	۲	۲۶	راٹھ	۱۰	۱	۱۱
بریلی	۲۶	۱	۲۷	جھانسی - چرگاؤں	۱۱	۱	۱۲
شاہجہانپور - کٹیا	۲۷	۳	۳۰	صالح نگر } ساندھن	۱۳	۳	۱۶
لکھنؤ	۳۰	۲	۱/۲/۸۱				
گونڈہ	۱/۲/۸۱	۱	۲/۲/۸۱	مین پوری	۱۶	۱	۱۷
کانپور	۲	۲	۴	ننگلا گھنو	۱۷	۱	۱۸
فتح پور - بہوہ	۴	۲	۶	دہلی	۱۸	۳	۲۱
دھن سنگھ پور	۶	۱	۷	انبیٹہ	۲۱	۱	۲۲
سمور	۷	۱	۸	قادیان	۲۳/۲/۸۱	-	-
کانپور	۸	۱	۹	✲✲✲	✲	✲	✲

پندرھویں صدی کے آغاز پر ربوہ میں ایک سو ایک بکروں کا صدقہ

(بقیہ صفحہ اول)

نظارت خدمت درویشان منجانب درویشان قادیان ۵ بکرے۔ مجلس انصار اللہ مرکزیہ ۵ بکرے۔ ربوہ کے ہر محلہ کی طرف سے ایک ایک بکرا۔ اس کے علاوہ سیدنا حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے امیر صاحب ضلع لاہور محترم چوہدری حمید نصر اللہ صاحب کو ایک بکرا صدقہ کرنے کی خصوصی اجازت مرحمت فرمائی جو کہ اُن کے نام سے صدقہ کیا گیا۔

ربوہ سے باہر بھی احباب جماعت کو صدقات ادا کرنے کی تحریک کی گئی تھی۔ اللہ تعالیٰ ان صدقات کو قبول فرمائے اور غلبۂ اسلام کے بہتر اسباب مہیا فرماتا چلا جائے۔ آمین

(بحوالہ الفضل ۲۳؍نومبر ۱۹۸۰ء)

وقف جدید کے نئے سال کا اعلان

احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے تازہ ترین خطبہ جمعہ فرمودہ ۲؍صلح (جنوری) ۱۳۶۰ ہش میں وقف جدید کے نئے مالی سال کے آغاز کا اعلان فرما دیا ہے۔ اُمید ہے تمام احباب اور جماعتیں اپنے محبوب امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس بابرکت تحریک میں بڑھ چڑھ کر وعدے پیش کریں گی۔ فجزاھم اللہ خیرًا۔

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

جلسہ ہائے سیرۃ النبی صلعم

تمام جماعت ہائے احمدیہ بھارت مورخہ ۱۲؍ربیع الاول ۱۴۰۱ھ بمطابق ۱۹؍صلح (جنوری) ۱۳۶۰ ہش ۱۹۸۱ء بروز سوموار یوم سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے موقعہ پر شایان شان جلسے منعقد کر کے ان کی رپورٹیں مرکز میں بھجوائیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

سالانہ اجتماع مجالس خدام الاحمدیہ اڑیسہ

صوبہ اڑیسہ کی مجالس خدام الاحمدیہ کا پہلا سالانہ اجتماع انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ ۱۴؍و ۱۵؍تبلیغ (فروری) ۱۳۶۰ ہش (۱۹۸۱ء) کو بمقام بھدرک ضلع بالاسور (اڑیسہ) منعقد ہوگا۔ تمام جماعت ہائے احمدیہ اڑیسہ سے استدعا ہے کہ:-

(الف) اس اجتماع میں خدام و اطفال کے زیادہ سے زیادہ نمائندے بھجوانے کی کوشش کریں۔

(ب) قائدین مجالس مندرجہ ذیل پتہ پر اجتماع کے سلسلہ میں اپنے وعدہ جات کی جلد از جلد تکمیل کریں۔

(ج) احباب اس اجتماع کی کامیابی اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کے لئے اپنی خصوصی دعاؤں سے ہماری مدد فرمائیں۔

پتہ برائے ترسیل زر　　پتہ برائے خط و کتابت

ہارون رشید احمدی۔　　وسیم احمد۔ قائد مجلس خدام الاحمدیہ

مدینہ میدان روڈ۔ بھدرک (اڑیسہ)　　بھدرک۔ اڑیسہ

دُعا کی خاص تحریک

مکرم مبارک احمد خان صاحب سابق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ٹورنٹو (کینیڈا) بعارضہ کینسر بیمار ہیں۔ ایک بڑے اپریشن کے بعد ٹورنٹو کے کینسر کے ایک مشہور ہسپتال میں RADIATION TREATMENT دی گئی تھی۔ ان کے لئے الفضل میں صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی طرف سے بھی دُعا کی خاص تحریک کی گئی ہے۔ یہ میاں بشیر احمد صاحب سابق پائیلوٹ آفیسر کوئٹہ کے بھانجے اور محترم ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب آف کوئٹہ سابق ڈاکٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے نواسے ہیں۔ احباب کرام انکی شفاء کامل کیلئے خاص طور پر دُعا فرمائیں۔ خدا تعالیٰ کو سب قدرتیں حاصل ہیں۔ اور شفا اسی کے ہاتھ میں ہے۔

خاکسار مرزا وسیم احمد
امیر جماعت احمدیہ قادیان

تجویز نام و درخواست دُعا

برادرم مکرم مولوی سعادت احمد صاحب جاوید معلّم تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کی نومولودہ بچی کا نام حضور انور نے ازراہ شفقت "سعیدہ فوزیہ" تجویز فرمایا ہے بچی کے اسم بامسمیٰ اور والدین کیلئے قرۃ العین بننے کیلئے درخواست دُعا ہے (خاکسار بشیر احمد طاہر مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان)